Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِيْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 54

شمارہ 37-38

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

8 شعبان 1426 ہجری 13 تبوک 1384 ہش 13/20 ستمبر 2005ء

اخبار احمدیہ

قادیان 10 ستمبر (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بفضلہٖ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ کل حضور پرنور نے مسجد نصرت جہاں ڈنمارک میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت و عہدیداران کو اپنا جائزہ لینے اور ایمان کی حفاظت اور پختگی کے سامان پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی ۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی۔ درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

اللّٰھم ایدامامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ و امرہ

اس سلسلہ میں داخل ہو کر تمہارا وجود الگ ہو اور تم بالکل ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن جاؤ جو کچھ تم پہلے تھے وہ نہ رہو

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

اس سلسلہ میں داخل ہو کر تمہارا وجود الگ ہو اور تم بالکل ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن جاؤ جو کچھ تم پہلے تھے وہ نہ رہو۔ یہ مت سمجھو کہ تم خدا تعالیٰ کی راہ میں تبدیلی کرنے سے محتاج ہو جاؤ گے یا تمہارے بہت سے دشمن پیدا ہو جائیں گے نہیں خدا کا دامن پکڑنے والا ہرگز محتاج نہیں ہوتا۔ اس پر کبھی برے دن نہیں آسکتے۔ خدا جس کا دوست اور مددگار ہو اگر تمام دنیا اس کی دشمن ہو جاوے تو کچھ پرواہ نہیں۔ مومن اگر مشکلات میں بھی پڑے تو وہ ہرگز تکلیف میں نہیں ہوتا بلکہ وہ دن اس کیلئے بہشت کے دن ہوتے ہیں خدا کے فرشتے ماں کی طرح اسے گود میں لے لیتے ہیں۔

مختصر یہ کہ خدا خود اُن کا محافظ اور ناصر ہو جاتا ہے یہ خدا جو ایسا خدا ہے کہ وہ علی کل شیء قدیر ہے وہ عالم الغیب ہے وہ حی و قیوم ہے اُس خدا کا دامن پکڑنے سے کوئی تکلیف پا سکتا ہے؟ کبھی نہیں خدا تعالیٰ اپنے حقیقی بندے کو ایسے وقتوں میں بچا لیتا ہے کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے آگ میں پڑ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زندہ نکلنا کیا دنیا کیلئے حیرت انگیز امر نہ تھا کیا ایک خطرناک طوفان میں حضرت نوحؑ اور آپ کے رفقاء کا سلامت بچ رہنا کوئی چھوٹی سی بات تھی اس قسم کی بے شمار نظیریں موجود ہیں اور خود اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اپنے دست قدرت کے کرشمے دکھائے ہیں دیکھو مجھ پر خون اور اقدام قتل کا مقدمہ بنایا گیا ایک بڑا بھاری ڈاکٹر جو پادری ہے وہ اس میں مدعی ہوا اور آریہ اور بعض مسلمان اس کے معاون ہوئے۔ لیکن آخر وہی ہوا جو خدا نے پہلے سے فرمایا تھا۔ ابرا۔ (بے قصور ٹھہرانا)

پس یہ وقت ہے کہ تم توبہ کرو اور اپنے دلوں کو پاک صاف کرو ابھی طاعون تمہارے گاؤں میں نہیں۔ یہ خدا کا فضل و کرم ہے اس لئے توبہ کا وقت ہے اور اگر مصیبت سر پر آپڑی اس وقت توبہ کیا فائدہ دے گی۔ جموں۔ سیالکوٹ اور لدھیانہ وغیرہ اضلاع میں دیکھو کہ کیا ہو رہا ہے ایک طوفان برپا ہے اور قیامت کا ہنگامہ ہو رہا ہے۔ اس قدر خوفناک موتیں ہوئی ہیں کہ ایک سنگدل انسان بھی اس نظارہ کو دیکھ کر ضبط نہیں کر سکتا۔ چھوٹا سا بچہ پاس پڑا ہوا تڑپ رہا اور بلبلا رہا ہے ماں باپ سامنے مرتے ہیں کوئی خبر گیر نہیں ہے۔ بہت عرصہ کا ذکر ہے کہ میں نے ایک رویا دیکھی تھی کہ ایک بڑا میدان ہے اس میں ایک بڑی نالی کھدی ہوئی ہے جس پر بھیڑیں لٹا کر قصاب ہاتھ میں چھری لئے ہوئے بیٹھے ہیں اور وہ آسمان کی طرف منہ کئے ہوئے حکم کا انتظار کرتے ہیں میں پاس ٹہل رہا ہوں اتنے میں میں نے پڑھا قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ یہ سنتے ہی انہوں نے جھٹ چھری پھیر دی۔ بھیڑیں تڑپتی ہیں اور وہ قصاب انہیں کہتے ہیں کہ تم ہو کیا گوہ کھانے والی بھیڑیں ہی ہو وہ نظارہ اس وقت تک میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ غرض خدا بے نیاز ہے اُسے صادق مومن کے سوا اور کسی کی پرواہ نہیں ہوتی اور بعد از وقت دعا قبول نہیں ہوتی ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے مہلت دی ہے اُس وقت اُسے راضی کرنا چاہئے لیکن جب اپنی سیہ کاریوں اور گناہوں سے اُسے ناراض کر لیا اور اس کا غضب اور غصہ بھڑک اٹھا اس وقت عذاب الٰہی کو دیکھ کر تو

باقی صفحہ (6) پر ملاحظہ فرمائیں

114 واں جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ 26-27-28 دسمبر 2005 کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 114 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2005 (بروز سوموار۔ منگل وار۔ بدھوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ **مجلس مشاورت** :: اسی طرح جماعتہائے احمدیہ بھارت کی 17 ویں مجلس مشاورت حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ 29 دسمبر 2005ء (بروز جمعرات) کو منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک الٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ہر احمدی اور ہر عہدیدار اس پہلو سے اپنا جائزہ لے کہ وہ کس حد تک اپنے ایمان کے پودے کی حفاظت کر رہا ہے

پس جائزہ لیتے رہیں کہ کوئی پہلو ایسا نہ ہو جس سے ایمان کے پودے کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو

اگر آپ اپنے عہدوں کو وفا کرتے رہے تو اس کے نتیجہ میں ایمان کے مضبوط پودے میں پھر پھل لگنے لگیں گے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۹ ستمبر 05 بمقام مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن ڈنمارک

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ نے آیت قرآنی

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ۔ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔

(الصف:۱۱-۱۲)

ترجمہ:۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت پر مطلع کروں جو تمہیں ایک دردناک عذاب سے نجات دے گی تم (جو) اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہو اور اللہ کے راستے میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرتے ہو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

پھر فرمایا آپ میں سے جو یہاں اس ملک میں آباد ہیں بہت سے ایسے ہیں بلکہ شائد چند ایک کے سوا اکثر ایسے ہوں گے جن کے باپ دادوں کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی تھی ان کی نیکیوں کے سبب اللہ تعالیٰ نے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی تھی یہ انبیاء پر ایمان لانا اور اللہ کے حکموں پر عمل کرنا بھی اللہ کے فضل سے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کفر کی حالت میں کی گئی نیکیوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا اور ان کا بدلہ دیتا ہے پس آپ کے جن بزرگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لا کر احمدیت قبول کرنے اور آپ کی پاک صحبت میں رہنے کی توفیق ملی انہیں گویا اللہ کے فضلوں اور اس کے وعدوں کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو پانے کی توفیق ملی اور انہوں نے صحابہ کا درجہ پایا پس یقیناً ان میں نیکی تھی ان میں خدا تعالیٰ کا قرب پانے کی تڑپ تھی پھر بعض بزرگوں نے خلافت اولیٰ اور خلافت ثانیہ میں بیعت کی پس ان بزرگوں نے ان نیکیوں کا صلہ پایا جو بھی انہوں نے کی تھی اور یقیناً انہوں نے دعائیں بھی کی ہوں گی کہ ان کی اولادیں بھی اس نعمت سے فیضیاب ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں تو اکثر صحابہ کی مالی حالت کمزور تھی اور اکثریت غرباء کی تھی اور انبیاء کو ابتدا میں عموماً معاشی لحاظ سے کمزور لوگ ہی مانتے ہیں کیونکہ عموماً ان میں خوف خدا زیادہ ہوتا ہے فرمایا آج ان مغربی ملکوں میں آکر آپ کے معاشی حالات پہلے سے بہت بہتر ہو گئے ہیں لیکن ان معاشی حالات کی بہتری آپ کو ان نیکیوں سے دور نہ لے جائے جن کی وجہ سے آپ کے بزرگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق ملی تھی وہ بزرگ تو اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے اب آگے آپ ان کی اولادیں ہیں جن کا فرض بنتا ہے کہ ان کی نیکیوں کو قائم رکھنے کی ہر وقت کوشش کریں ان بزرگوں کی قربانیوں کو ہمیشہ سامنے رکھیں ہماری آسائشیں ہمیں اللہ سے غافل نہ کر دیں جو انسان اللہ سے غافل ہو جاتا ہے وہ شیطان کے قبضہ میں چلا جاتا ہے اور ہوش اُس وقت آتی ہے جب ضلالت کے گڑھے میں گر چکا ہوتا ہے۔ پھر ایسی حالت میں سوائے کف افسوس ملنے کے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں دو باتوں کا ذکر ہے فرمایا ایمان لانے کے بعد تمہاری یہ حالت نہ ہو جائے کہ تم آگ کے گڑھے میں گر جاؤ جو تجارت تمہیں اللہ کا قرب دلانے والی ہے وہ تجارت جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے جب یہ خوشخبری دی ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لا کر تم پہلوں سے مل سکتے ہو تو پھر ہمیں صحابہ کے معیار کی قربانیاں بھی کرنی ہوں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر احمدی کے دل میں جمعہ کی اہمیت کا احساس ہونا چاہئے کوئی بھی دنیاوی کاروبار اور دنیاوی دلچسپیاں ہم کو جمعہ سے غافل نہ کر دیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ مسلمان اس میں جو دعا کرے اللہ اس کو قبول فرمالیتا ہے اسلئے جو لوگ مختصر وقت کیلئے آخری وقت میں جب خطبہ ختم ہونے والا ہوتا ہے نماز کیلئے آتے ہیں کہ جلدی جلدی کام پر چلے جائیں گے یا اپنی دنیوی دلچسپیوں میں مشغول ہو جائیں گے ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ اس دعا کی مبارک گھڑی کی قبولیت سے خود کو محروم کرنے والے ہوتے ہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ خطبہ جمعہ بھی نماز کا حصہ ہوتا ہے پس جمعہ کی نماز کیلئے بڑی توجہ اور پابندی سے آنا چاہئے فرمایا ہر احمدی کو یہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ جو فرائض اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں ان کو ادا کرنے کی کوشش کرے اور تمام قسم کی برائیوں سے خود کو بچائے رکھے یہی نفس کا جہاد ہے ہر احمدی گہرائی سے اپنا جائزہ لے کہ کیا وہ اپنے نفس کی قربانی کیلئے تیار ہے اور نفس کو قربان کر کے جماعت کے وقار کو قائم رکھنے کیلئے تیار ہے اپنی جھوٹی انا اور تکبر کو کچلنے کیلئے تیار ہے اور مسکینی اور منکسر المزاجی کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کیلئے تیار ہے؟ فرمایا پھر مال کا جہاد ہے ہر ایک اپنا اپنا جائزہ لے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے جو توفیق اسے دی ہے اس کے مطابق قربانیاں دے رہا ہے اگر ہر احمدی فرض کر لے کہ میری آمد کا 1/16 حصہ میرا نہیں ہے تو آپ کا بجٹ کئی گنا بڑھ سکتا ہے الحمد للہ کہ وصیت کی تحریک کے بعد مالی قربانی میں بہت اضافہ ہوا ہے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں احمدیت کے تعلق میں آگے بڑھ رہے ہیں نوجوانوں سے میں کہتا ہوں کہ جماعت سے اپنے تعلق کو مزید پختہ کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو تعلیم بتائی ہے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو کیونکہ اس معاشرے میں جہاں قدم قدم پر بے حیائی ہے ہم اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے نتیجہ میں ہی محفوظ کر سکتے ہیں اپنی نمازوں کی حفاظت کرو اور اللہ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرو اسی کے نتیجہ میں نیکیوں کی مزید توفیق بھی ملے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں اگر عاجزی اور مسکینی پیدا ہو جائے تو سمجھو ایمان کا بیج بویا گیا پھر لغو اور بیہودہ باتوں کو ترک کرو اس سے ایمان کا سبزہ اگتا ہے پھر جب زکوۃ دو گے اور اپنے پاک مالوں سے قربانی کرو گے تو اس کے نتیجہ میں ایمان کا پودا بڑھتا ہے اور اس کی ٹہنیاں نکلنی شروع ہو جاتی ہیں پھر شہوات نفسانیہ پر کنٹرول کرنے کے نتیجہ میں ایمان کے پودے میں مزید پختگی آجاتی ہے پس ہر احمدی اور ہر عہدیدار اس پہلو سے اپنا جائزہ لے کہ وہ کس حد تک اپنے ایمان کے پودے کی حفاظت کر رہا ہے پس جائزہ لیتے رہیں کہ کوئی پہلو ایسا نہ ہو جس سے ایمان کے پودے کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو اگر آپ اپنے عہدوں کو وفا کرتے رہے تو اس کے نتیجہ میں ایمان کے مضبوط پودے میں پھر پھل لگنے لگیں گے اور آپ اللہ کے فضلوں کے وارث بننے لگیں گے پھر ایک وقت ایسا بھی آجاتا ہے کہ ہر نیک فعل خدا کی رضا کی خاطر خود بخود صادر ہونا شروع ہو جاتا ہے اللہ کرے کہ آپ اس طرف توجہ کریں اور اپنی ایمانی حالت میں ترقی کریں اور دنیا کو بھی احمدیت کی خوبصورت تعلیم سے آگاہ کرنے والے بن جائیں۔

سرزمین برطانیہ میں 208 ایکڑ رقبہ پر مشتمل وسیع پلاٹ کی خرید

الہام الٰہی ''وَسِّعْ مَكَانَكَ'' کا ایک اور شاندار ظہور

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے عالمگیر جماعت احمدیہ مسلمہ کو سرزمین برطانیہ میں اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے) سے دس میل کی مسافت پر واقع 208 ایکڑ اراضی پر مشتمل دوسرا وسیع وعریض اور قیمتی پلاٹ خریدنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جو یقیناً سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرشوکت الہام **وسع مکانک** کی تکمیل کا ایک اور شاندار ظہور ہونے کے ساتھ ساتھ معاندین احمدیت کی تمام تر ناپاک کاوشوں کے برعکس جماعت کی روز افزوں ترقی و وسعت کا بھی آئینہ دار ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اگرچہ اس وسیع وعریض اور بیش قیمت پلاٹ کی خرید کی کلی ذمہ داری جماعت احمدیہ برطانیہ نے بلاشرکت غیر خود قبول کی ہوئی ہے۔ تاہم برطانیہ سے باہر کی جماعتوں کے بعض مخلصین کی دلی خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ممالک بیرون کے ذی استطاعت مخلصین جماعت کو بھی برضا و رغبت اس کار خیر میں حصہ لینے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ لہٰذا بذریعہ سرکلر ھٰذا جماعت احمدیہ بھارت کے جملہ مخیّر احباب و مستورات سے درخواست ہے کہ اگر وہ اس سعادت سے بہرہ ور ہونے کے متمنی ہیں تو اپنے گرانقدر عطیات امانت ''خرید زمین برائے جلسہ سالانہ برطانیہ'' میں ارسال کریں اللہ تعالیٰ انکی اس مخلصانہ پیشکش کو بپایہ قبولیت جگہ عطا فرمائے۔ اور اپنے بے پایاں فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

احمدیہ پریس فضل عمر پرنٹنگ پریس میں
جدید پریس کی تنصیب کی وجہ سے یہ شمارہ ڈبل کر کے شائع کیا جا رہا ہے

خطبہ جمعہ

مریضوں کی عیادت کرنا بھی خداتعالیٰ کے قرب کو پانے کا ایک ذریعہ ہے

لجنہ اماء اللہ، خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کے شعبہ خدمت خلق کو مریضوں کی عیادت کے پروگرام بنانے کی نصیحت

(مریضوں کی عیادت کے سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ اسوہ اور تیمارداری کے اسلامی آداب کا احادیث نبویہ کے حوالہ سے تذکرہ)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرتِ مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 15 را پریل 2005ء بمطابق 15 رشہادت 1384 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (سورۃ التوبہ آیت نمبر 128)

یقیناً تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک رسول آیا اسے بہت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو اور وہ تم پر بھلائی چاہتے ہوئے حریص رہتا ہے، مومنوں کے لئے بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاں غیروں اور اپنوں کی روحانی اصلاح کے لئے اور ان کا خداتعالیٰ سے تعلق جوڑنے کے لئے بے چین رہتے تھے وہاں مخلوق کی تکلیف کی وجہ سے اس سے ہمدردی کا بھی بے پناہ جذبہ تھا جو آپؐ کے دل میں بھرا ہوا تھا۔ دوسرے کی تکلیف کا احساس آپؐ کو اپنی تکلیف سے زیادہ تھا بلکہ اپنی تکلیف کا احساس تو تھا ہی نہیں۔ ہر وقت اس فکر میں ہوتے تھے کہ کہاں مجھے موقع ملے اور مَیں اللہ کی مخلوق سے ہمدردی کروں، اس کے کام آؤں، ان کے لئے دعائیں کروں، ان کی تکلیفوں کو دور کروں۔ اب اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ الفاظ استعمال کئے ہیں کہ یہ رسول تمہاری بھلائی کا حریص رہتا ہے۔ یہ حریص کوئی محدود معنی والا لفظ نہیں ہے جیسے ہم کہہ دیں کہ لالچ میں رہتا ہے۔ گو یہ لالچ میں رہنا بھی کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ دنیا لالچ کرتی ہے تو اپنے لئے کرتی ہے کہ ہمیں فائدہ پہنچ جائے، ہماری تکلیفیں دور ہو جائیں لیکن ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہ لالچ کر رہے ہیں تو دوسروں کے لئے کہ ان کو فائدہ ہو، ان کی تکلیفیں دور ہوں۔ بہر حال اس لفظ کے اور بھی بڑے وسیع معنی ہیں۔ یعنی بڑی شدت سے یہ خواہش کرنا کہ کسی بھی طرح دوسرے کو فائدہ پہنچا سکوں اور اس میں ذاتی دلچسپی لینا اور پھر اس معاملے میں نہایت احتیاط سے دوسرے کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے اس کے لئے درد اور ہمدردی رکھنا، اس کے لئے خود تکلیف برداشت کرنا۔ تو یہ رویہ ہوتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسروں کی تکلیف کو دیکھ کر۔ اور پھر اس تکلیف کو دور کرنے کے لئے آپؐ تمام ذرائع اور وسائل استعمال کرتے تھے۔ اور ان تکلیفوں کو دور کرنے اور دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے آپؐ کے دل میں بے انتہا مہربانی کے جذبات ہوتے تھے اور اس سے آپ کبھی نہیں تھکتے تھے۔ اور دوسروں کے لئے ہمدردی اور رحم کے جذبات کا آپؐ کا ایک ایسا وصف تھا کہ اس وصف کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ بے حد مہربان ہونے اور بار بار رحم کرنے کی خدائی صفت کا انسانوں میں کامل اور اعلیٰ نمونہ صرف اور صرف آپؐ کی ذات میں تھا جس کی اللہ تعالیٰ بھی گواہی دے رہا ہے۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"جذب اور عقد ہمت ایک انسان کو اُس وقت دیا جاتا ہے" یعنی تکلیفوں کو محسوس کرنے کی طاقت اور تکلیف دور کرنے کا احساس اس وقت دیا جاتا ہے "جبکہ وہ خداتعالیٰ کی چادر کے نیچے آ جاتا ہے اور ظلّ اللہ بنتا ہے۔ پھر وہ مخلوق کی ہمدردی اور بہتری کے لئے اپنے اندر ایک اضطراب پاتا ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مرتبہ میں کُل انبیاء علیہم السلام سے بڑھے ہوئے تھے اس لئے آپؐ مخلوق کی تکلیف دیکھ نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ خداتعالیٰ فرماتا ہے ﴿عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ﴾ یعنی یہ رسول تمہاری تکالیف کو دیکھ نہیں سکتا، وہ اس پر سخت گراں ہے"۔ بہت تکلیف دِہ ہے۔ "اور اُسے ہر وقت اِس بات کی تڑپ لگی رہتی ہے کہ تم کو بڑے بڑے منافع پہنچیں"۔

(الحکم جلد 6 نمبر 26 صفحہ 6 مورخہ 24/ جولائی 1902ء)

پس اس سے دوسروں کے لئے آپؐ کے جذبات کی جو کیفیت ہوتی تھی اس کی مزید وضاحت ہوگئی۔ انسان کو آنے والی مختلف قسم کی تکلیفیں ہیں، پریشانیاں ہیں، ان میں سے ایک تکلیف، جس کا کم و بیش ہر ایک کو سامنا ہوتا ہے بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ ہر ایک کو کسی نہ کسی صورت میں یہ تکلیف پہنچتی ہے، وہ جسمانی عوارض یا بیماری ہے۔ تو آج مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے اِس پہلو کو لوں گا کہ آپؐ مریضوں کی عیادت، تیمارداری اور دعاؤں کی طرف کس طرح توجہ فرمایا کرتے تھے۔

آپؐ کے اُسوہ سے ہمیں یہ بھی پتہ لگتا ہے کہ اپنے لئے اور اپنی تکلیف کے لئے وہ جذبات نہیں ہوتے تھے جو دوسرے کی تکلیف کے لئے ہوتے تھے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اس درد سے دعائیں کیا کرتے تھے کہ جس کی مثال ملنی بھی مشکل ہے۔ چند مثالیں اس کی پیش کرتا ہوں، چند واقعات کہ کس طرح آپؐ مریضوں کے لئے دعا کیا کرتے تھے، کس طرح جا کے ان کو پوچھا کرتے تھے، کیا آپؐ کا طریق ہوتا تھا۔ لیکن اس سے پہلے ایک صحابیؓ کی یہ گواہی میں بتا دوں۔ ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابوامامہؓ کی یہ گواہی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں میں سے بہترین عیادت کرنے والے تھے۔

(سنن نسائی کتاب الجنائز باب عدد التکبیر علی الجنازة)

پس اس سے ظاہر ہے کہ آپؐ اپنوں سے بھی بڑھ کر ہمدردی کے ساتھ مریض کی عیادت کیا کرتے تھے۔ چھوٹی موٹی تکلیفیں تو انسان کو لگی رہتی ہیں۔ اُس میں بھی آپؐ پوچھا کرتے تھے جب کسی سے رابطہ ہوتا لیکن اگر دو تین دن سے زیادہ کوئی بیمار ہوتا اور آپؐ کے علم میں یہ بات آتی تو آپؐ فوراً اس کی عیادت کے لئے جاتے اور اس کے لئے دعا کرتے۔

چنانچہ اس بارے میں ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے تین دن سے زائد بیمار رہنے کی صورت میں اس کی عیادت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ (سنن ابن ماجه. كتاب الجنائز باب ما جاء في عيادة المريض)

جیسا کہ پہلی روایت میں آتا ہے کہ آپؐ سے بڑھ کر کوئی عیادت کرنے والا نہیں تھا۔ جب آپؐ اتنے پیار اور محبت سے مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے ہوں گے تو مریض کی آدھی بیماری تو اس وقت خود ہی دور ہو جاتی ہوگی۔ عام طور پر دیکھنے میں آیا ہے کہ اگر ڈاکٹر مریض کو توجہ سے دیکھ لے، اس کی بات غور سے سن لے تو اس مریض کی آدھی بیماری دور ہو جاتی ہے۔ اور وہی ڈاکٹر ان کو پسند آتے ہیں جو اس طرح ان کو توجہ سے دیکھ بھی رہے ہوں اور ان کی باتیں بھی سن رہے ہوں۔ تو جو سب طبیبوں سے بڑھ کر اور سب ڈاکٹروں سے بڑھ کر طبیب ہے اس کے آنے سے یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ مریض بہتری محسوس نہ

کرز رہا ہو۔ جو انتہائی توجہ سے مریض کی بات کو بھی سنتا تھا اس کے لئے دعا بھی کرتا تھا۔ مریض کے علاج میں برکت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اِذن نہ ہو تو دوائی میں شفا نہیں ہوتی۔ دوائی میں شفا بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی ہے۔ تو آپؐ کا یہ طریق تھا کہ جب بھی مریض کے پاس جاتے تو اس کے لئے سب سے پہلے دعا کرتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی کسی بیوی کی عیادت کے لئے آتے تو اپنا دایاں ہاتھ اس پر پھیرتے اور یہ دعا کرتے اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ ۔لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُ كَ شِفَآءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔ کہ اے میرے اللہ! جو لوگوں کا ربّ ہے اس بیماری کو دور کر دے۔ اور تُو شفا دے کہ تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری شفا کے سوا کوئی اور شفا نہیں۔ تُو اسے ایسی شفا دے جو بیماری کا کچھ بھی اثر نہ چھوڑے۔ (مسلم کتاب السلام .باب استحباب رقية المريض)۔ اور یہ صرف اپنے گھر والوں کے لئے خاص نہیں تھا بلکہ دوسرے مریضوں کے ساتھ بھی آپ کا یہی سلوک تھا۔ جب بھی مریض کی عیادت کے لئے جاتے تو ان کے لئے ضرور دعا کرتے۔

چنانچہ اپنے صحابہؓ سے شفقت اور ان کی بیماری میں ان کے لئے دعا کرنے کے بارے میں روایت میں آتا ہے، حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے ابا نے بیان کیا کہ مَیں مکّہ میں شدید بیمار ہو گیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور میں نے عرض کی یارسول اللہ! میں مال چھوڑ کر جا رہا ہوں مگر میری وارث صرف ایک بیٹی ہے۔ تو اس پہ انہوں نے پوچھا کہ اس کے لئے کتنی جائیداد چھوڑ دوں۔ خیر یہ جائیداد کی باتیں ہوتی رہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کتنی چھوڑنی ہے۔ یہاں اس وقت کیونکہ بیماری کے حصے سے تعلق ہے اتنا حصہ مَیں بتا دیتا ہوں۔ تو کہتے ہیں کہ پھر یہ باتیں کرنے کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میری پیشانی پہ رکھا۔ پھر میرے چہرے اور پیٹ پر اپنا دست مبارک پھیرتے ہوئے یہ دعا کی اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا وَاَتِمَّ لَهٗ هِجْرَتَهٗ کہ اے اللہ سعد کو شفا دے اور اس کی ہجرت کو پورا فرما۔ حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ اب بھی جب میں اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کی ٹھنڈک اپنے پیٹ پر محسوس کرتا ہوں۔

(الأدب المفرد للبخاری باب العيادة جوفَ الليل)

پھر ابن مُنکدِر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے جابر بن عبداللہؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک دفعہ بیمار ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ میری عیادت کے لئے تشریف لائے تو انہوں نے مجھے بیہوش پایا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا پھر اپنے وضو کا بقیہ پانی میرے اوپر انڈیل دیا تو اس سے مجھے افاقہ ہو گیا۔ جب مجھے ہوش آیا تو مَیں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس پایا۔ (الادب المفرد للبخاری باب عيادة المغمى عليه) تو تیز بخار کو توڑنے کے لئے پانی سے علاج کیا جاتا ہے اب بھی پانی کی پٹی کی جاتی ہے۔ لیکن یہ پانی جو تھا یہ تو دعاؤں سے بھرا ہوا تھا اور وضو بھی شاید آپؐ نے اس لئے فرمایا تھا کہ اس وقت آپؐ ان کے لئے خاص دعا کرنا چاہتے ہوں گے۔

پھر عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر تھے کہ ایک انصاری آیا تو حضور نے اس سے پوچھا کہ میرے بھائی سعد بن عبادہ کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ بہتر ہے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا اس کی عیادت کے لئے تم میں سے کون کون چلے گا۔ چنانچہ حضورؐ اٹھ کھڑے ہوئے اور ہم تیرہ کے قریب افراد حضورؐ کے ساتھ چل پڑے اور حضرت سعد بن عبادہ کی خیریت معلوم کی۔ (صحیح مسلم كتاب الجنائز باب عيادة المرضى)۔ تو ایک تو اپنے ساتھیوں کو یہ احساس دلانے کے لئے آپؐ ساتھ لے گئے کہ مریض کی عیادت کرنی چاہئے، اس کی بیمار پرسی کرنی چاہئے۔ اور پھر جو آپؐ کا دعا کا عمومی طریق تھا اس لئے بھی کہ لوگ میرے ساتھ ہوں گے تو ہم دعا کریں گے اور زیادہ سے زیادہ لوگ اس دعا میں شامل ہو جائیں گے۔

بیماری میں انسان کے جذبات بہت حسّاس ہوتے ہیں۔ جو وطن سے دور ہیں انہیں اس حالت میں وطن بھی بہت یاد آتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت بلالؓ ایک دفعہ بیمار ہوئے تو ان کے جذبات کی بھی کچھ ایسی ہی کیفیت تھی جس کی تفصیل کے بارے میں اُمّ المومنین حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ابوبکرؓ اور بلالؓ کو بخار ہو گیا۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ مَیں ان کی عیادت کے لئے گئی تو مَیں نے حضرت ابوبکرؓ کو مخاطب کر کے کہا: ابا! آپ کا کیا حال ہے اور اے بلال! تمہارا کیا حال ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب حضرت ابوبکرؓ کو بخار ہوتا تھا تو آپؓ یہ شعر پڑھا کرتے تھے کہ۔

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِيْ اَهْلِهٖ   وَالْمَوْتُ اَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهٖ

کہ ہر شخص اپنے گھر والوں میں صبح کرتا ہے حالانکہ موت اس کی جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہوتی ہے۔ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا بخار جب ٹوٹتا تھا وہ اپنی چادر اٹھا کر مکّہ کو یاد کر کے جو شعر پڑھتے تھے اس کا مفہوم یہ ہے کہ ہائے مجھ پر وہ دن بھی آئے گا جب میں رات ایسی وادی میں گزاروں گا جب میرے اردگرد اذخر گھاس اور جلیل اُگی ہوگی۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ مَیں نے حضرت ابوبکر اور بلال رضی اللہ عنہما کا یہ حال دیکھا تو مَیں نے آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے آگاہ کیا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی۔ اے اللہ! ہمیں مدینہ، مکّہ سے بھی زیادہ محبوب بنا دے اور اس کی آب و ہوا درست فرما دے اور ہمارے لئے اس کے صاع اور مُدّ میں برکت دے دے (یعنی جو پیمانے تھے) اور اس کی بیماری کو جُحْفَه کے علاقے میں منتقل فرما دے، دور کر دے۔ (الادب المفرد للبخاری باب ما يقول للمريض)۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جذبات کو محسوس کرتے ہوئے نہ صرف بیماری سے شفا کی دعا کی بلکہ وطن سے دُوری کی وجہ سے جو ان میں بے چینی تھی اس کو دور کرنے کے لئے مدینہ سے محبت پیدا کرنے کی بھی دعا کی۔

پھر دعاؤں کے سلسلے میں ہی اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تھا تو اس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مُعوّذات یعنی ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ اور ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ پڑھ کر دم کیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آخری بیماری میں بیمار ہوئے تو مَیں بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر یہ سورتیں پڑھ کر دم کرتی اور آپؐ ہی کے ہاتھ آپؐ کے بدن پر پھیر دیتی تھی کیونکہ آپؐ کے ہاتھ میرے ہاتھوں سے زیادہ برکت والے تھے۔ (مسلم۔ کتاب الطب۔ باب رقية المريض بالمعوّذات والنفث) یہ سبق جو آپؐ نے سکھائے تھے اس کو صحابہؓ بھی استعمال کیا کرتے تھے۔

پھر ایک روایت ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی اس کے بخار کی حالت میں عیادت کی اور اسے مخاطب کر کے فرمایا: مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بخار میری آگ ہے میں اسے اپنے گناہ گار بندے پر اس لئے مسلط کرتا ہوں تا کہ جہنم کی آگ میں سے اس کا جو حصہ ہے وہ اسے اسی دنیا میں مل جائے۔ (ترمذی كتاب الطب)۔ تو اس طرح سے آپؐ نے اسے تسلّی بھی دی اور صبر کی تلقین بھی فرمائی۔ تو بیمار کو اس کے مناسب حال اور اس کے ایمان کی حالت کے مطابق مختلف لوگوں کو مختلف تسلی کے الفاظ بھی فرمایا کرتے تھے۔

پھر حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب میری آنکھوں میں تکلیف تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے تھے۔

(ابوداؤد كتاب الجنائز باب العيادة من الرمد)

اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ غزوہ خندق میں جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو کسی دشمن نے بازو پر نیزہ مارا جس سے آپ کی رگ کٹ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا خیمہ مسجد نبوی میں ہی لگوا دیا تا کہ قریب سے ان کی تیمار داری کر سکیں۔ (ابوداؤد كتاب الجنائز باب فی العيادة مرارًا)۔ تو یہ زخم علاج کے باوجود جب ٹھیک نہیں ہو رہا تھا تو آپؐ نے اس محبت کی وجہ سے جو آپؐ کو صحابہ سے تھی یہی مناسب سمجھا کہ اپنے قریب رکھوں تا کہ علاج کی بھی نگرانی ہوتی رہے اور مجھے تسلّی بھی رہے اور خود حضرت سعد کی تیمارداری بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کر سکیں۔ اور یہ بھی روایت میں ہے کہ آپؐ نے ان کے لئے ایسا بھی انتظام فرما دیا تھا کہ با قاعدہ ایک نرس کا انتظام کر دیا تھا جو ان کا علاج کرے، با قاعدہ پٹی کرے، دیکھ بھال کرے اور مسجد نبوی میں ایسے خیمے لگے ہوئے تھے جہاں جنگ کے بعد مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے انتظام ہوتا تھا اور وہیں ان کی با قاعدہ نرسنگ وغیرہ بھی ہوا کرتی تھی۔

پھر حضرت اُمّ علاء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مَیں بیمار تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لئے میرے ہاں تشریف لائے اور میری تسلّی کے لئے فرمایا کہ ام علاء! بیماری کا ایک پہلو خوش کن بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ مرض کی وجہ سے ایک مسلمان کی خطائیں اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح آگ سونے

نونیت جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and
Silver Ornaments
NAVNEET
JEWELLERS
احمدی بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

اور چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے۔(ابوداؤد کتاب الجنائز باب عیادۃ النساء)۔

دیکھیں کس طرح سے مریضوں کو تسلی دیتے رہتے تھے۔ اس بات کو آپ اچھا نہیں سمجھتے تھے کہ بیماری کی وجہ سے بیماری کو کوسنے دیئے جائیں، بیماری کو برا بھلا کہا جائے کہ یہ کیا کمبخت بیماری آگئی ہے، جس طرح بعضوں کو عادت ہوتی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ سائب کے پاس گئے تو ان کو تکلیف میں دیکھا۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تمہیں کیا ہوگیا ہے۔ اُمّ سائب نے جواب دیا کہ بخار ہوگیا ہے، خدا اسے غارت کرے۔ یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھہرو، بخار کو گالیاں نہ دو کیونکہ یہ مومن کی خطائیں ویسے ہی دور کر دیتا ہے جس طرح بھٹی سونے کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔(الأدب المفرد للبخاری باب عیادۃ المرضیٰ)

اللہ تعالیٰ سے شفا کی دعا ضرور کرنی چاہئے اور آپ خود بھی مریضوں کے لئے کیا کرتے تھے لیکن اس طرح کوسنے نہیں دینے چاہئیں۔ دعا اور صدقہ وخیرات سے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگنی چاہئے۔ اور بیماری پر جو صبر کی تلقین تھی وہ صرف دوسروں کے لئے نہیں تھی بلکہ اگر خود بھی کبھی بیمار ہوتے تھے یا تکلیف میں ہوتے تھے تو سب سے بڑھ کر صبر دکھانے والے تھے۔

آپ کی بیماری کے واقعہ کا ذکر ایک روایت میں یوں آتا ہے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ اس حال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار تھا اور وہ چادر لے کر لیٹے ہوئے تھے۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے آپ کی چادر کے اوپر ہاتھ رکھا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بخار کی حرارت چادر کے اوپر سے محسوس کی۔ کافی تیز بخار تھا۔ تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! آپ کو کتنا سخت بخار ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پر اسی طرح شدید آزمائشیں آتی ہیں اور اجر بھی ہم کو بڑھا چڑھا کر دیا جاتا ہے۔ تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کن لوگوں کو سب سے زیادہ آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء کو۔ پھر ان کے بعد صلحاء کو اور صالح لوگوں میں سے کسی کو غربت سے آزمایا جاتا ہے اور غربت کے باعث کبھی تو اس کے پاس پہننے کو صرف جبہ ہی ہوتا ہے جس سے وہ لباس کا بھی اور جبہ کا بھی کام لیتا ہے۔ اور کبھی اسے جوؤں سے آزمایا جاتا ہے اور یہ اتنی زیادہ ہوتی ہیں کہ اسے قتل ہی کر دیتی ہیں اور ان میں سے ہر ایک آزمائش پر اتنا خوش ہوتا ہے جتنا تم میں سے کوئی کسی چیز کو پانے سے خوش ہوتا ہے۔

(الأدب المفرد للبخاری باب هل یکون قول المریض انی وجع شکایته)

تو یہ ہے آپ کا اسوہ کہ بیماری پر صبر اور اللہ تعالیٰ کے حضور مزید جھکنا۔ انبیاء تو پاک ہوتے ہیں اور آپ تو سب سے بڑھ کر پاک تھے۔ آپ نے تو فرمایا کہ میرا تو شیطان بھی مسلمان ہو گیا ہے۔ تو انبیاء کو جو بیماری ہو، بخار ہو وہ گناہوں سے پاک کرنے کے لئے نہیں بلکہ صبر و رضا کا ایک نمونہ دکھانے کے لئے ہوتی ہے تاکہ ماننے والوں کو بھی پتہ لگے کہ یہ صرف نصیحتیں کرنے والے نہیں بلکہ خود بھی ان پر عمل کرنے والے اور اسی صبر و رضا کے پیکر ہیں۔

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلتے ہوئے آپ کے صحابہؓ بھی بیماریوں میں دعاؤں پر زور دیا کرتے تھے اور یہی طریق آگے پھیلاتے تھے۔

عبدالعزیز روایت کرتے ہیں کہ میں اور ثابت، انس بن مالک رضی اللہ عنہما کے پاس گئے۔ ثابت نے کہا اے ابوحمزہ! میں بیمار ہو گیا ہوں۔ اس پر انسؓ نے کہا کیا میں آپ پر وہ دم نہ کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کو کیا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ پھر حضرت انسؓ نے ان الفاظ میں دم کیا۔ "اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْھِبَ الْبَأْسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ شِفَآءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا" (بخاری، کتاب الطب باب رقیۃ النبی ﷺ) کہ اے اللہ! جو لوگوں کا رب ہے، تکلیف کو دور کرنے والا ہے۔ شفا عطا کر دے کیونکہ تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔ اس کو ایسی شفا عطا کر کہ بیماری کا کچھ بھی اثر باقی نہ رہے۔

تو مریض کو خود بھی اپنی بیماری کے لئے دعا کرنی چاہئے بجائے اس کے کہ اپنی بیماری کو کوسنے دے۔ اور دوسرے بھی جو عیادت کے لئے جائیں ان کو اس کے لئے دعا کرنی چاہئے اور اسی طرح دعا کے ساتھ صدقات کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں بڑی توجہ دلائی ہے۔

چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے آپ نے فرمایا کہ اپنے مریضوں کا علاج صدقات کے ساتھ کرو یہ تم سے بیماریوں اور آنے والے ابتلاؤں دور رکھتا ہے۔(کنز العمال کتاب الطب حدیث نمبر 28182) تو ایک تو بیماری کی صورت میں صدقات کا حکم ہے کہ یہ بھی ایک قسم کا علاج ہے۔ پھر بیماریوں اور بلاؤں سے بچنے کے لئے بھی اس طرف توجہ دلائی کہ صدقات دیتے رہنا چاہئے۔ کیونکہ اگر چھوٹے موٹے ابتلاء آتے بھی ہیں تو ان دعاؤں اور صدقات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے بدنتائج سے محفوظ رکھتا ہے۔ پھر آپ مریضوں کی عیادت کے وقت اس کی خواہش کے مطابق خوراک کے انتظام کی بھی کوشش فرمایا کرتے تھے۔ مریض کے بارے میں کوئی پہلو ایسا نہیں جس کو آپ نے چھوڑا ہو۔

اس بارے میں ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی عیادت کی اور اس سے دریافت فرمایا کہ تمہیں کس چیز کی خواہش ہے۔ اس نے عرض کی کہ میں گندم کے آٹے کی روٹی کھانا چاہتا ہوں۔(اس وقت یہ ایسی خوراک تھی جو ہر ایک کو میسر نہیں ہوتی تھی)۔ اس کی بات سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس گندم کے آٹے کی روٹی ہو تو وہ اپنے اس بھائی کو لا کر دے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا مریض کسی چیز کے کھانے کی خواہش کرے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے کھلائے۔

(سنن ابن ماجه ـ کتاب الجنائز باب ما جاء فی عیادۃ المریض)

پھر اسی طرح کی ایک اور روایت ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور اس سے دریافت فرمایا تمہارا کوئی چیز کھانے کو دل کرتا ہے؟ پھر خود ہی فرمایا کیا تم دودھ شکر میں گوندھے ہوئے گندم کے آٹے کی روٹی کھانا پسند کرتے ہو؟ (میٹھی روٹی بڑی مزیدار ہوتی ہے) تو اس مریض نے کہا کہ ہاں! چنانچہ انہوں نے اس مریض کی مطلوبہ روٹی مہیا کرنے کا ارشاد فرمایا۔

(سنن ابن ماجه کتاب الجنائز باب ما جاء فی عیادۃ المریض)

بعض ڈاکٹر مریضوں کو بعض چیزیں کھانے سے منع کرتے ہیں۔ لیکن آپ مریض کی خواہش پوری کرنے کی نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ مریض کی خوراک تو ویسے بھی بیماری میں بہت مختصر سی ہو جاتی ہے، تھوڑی سی رہ جاتی ہے۔ ایک مریض کتنا کھا سکتا ہے جس سے نقصان ہو۔ تو جب ڈاکٹر پابندیاں لگاتے ہیں تو اس کو مزید کمزور کر دیتے ہیں۔ لیکن اب ڈاکٹرز بھی اس طرف آ رہے ہیں بلکہ اب تو اکثر یہ کہتے ہیں کہ خوراک کھانے کی جو مریض کی خواہش ہو تو وہ اس کو دے دینا چاہئے، کھانا چاہئے۔ لیکن ہمارے ہاں جو حکیم ہیں وہ اس بارے میں بڑے پکے ہیں اور ان کی کوئی بھی دوائی کھائیں تو ایک فہرست مہیا کر دیں گے کہ یہ یہ چیزیں نہیں کھانی۔ وہ چیز نہ کھا کر اتنی احتیاطیں کر کے تو ویسے بھی یا تو مریض نہیں رہے گا یا مرض نہیں رہے گا۔

پھر مریضوں کو بھی شفا پانے کے لئے دعاؤں کے سلیقے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے۔ چنانچہ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت فرمائی جو بیماری کے باعث کمزور ہوتے ہوتے چوزے کی طرح ہو گیا تھا۔ بہت مختصر سا ہو گیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مخاطب کر کے فرمایا۔ کیا تم کوئی خاص دعا کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: ہاں۔ پھر اس نے بتایا کہ میں یہ دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ! جو سزا تو مجھے آخرت میں دینے والا ہے وہ مجھے اس دنیا میں دے دے۔ یہ سن کر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہ۔ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ تم یہ دعا کیوں نہیں کرتے کہ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کہ اے اللہ تو ہمیں اس دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ تو راوی کہتے ہیں کہ جب اس مریض نے یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا عطا فرما دی۔(مسلم کتاب الذکر والدعاء، باب کراھیۃ الدعاء بتعجیل العقوبۃ فی الدنیا) تو اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ دونوں جہان کی بھلائیاں مانگنی چاہئیں۔

جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ جہاں جسمانی بیماری کو دیکھ کر آپ بے چین ہو جاتے تھے، تسلی دیتے تھے، دعا کرتے تھے وہاں روحانی مریضوں کے لئے بھی بے چینی ہوتی تھی۔ اور جن سے کوئی تعلق ہوتا تھا ان کے لئے تو خاص طور پر آپ کے بڑے درد بھرے جذبات ہوا کرتے تھے۔ کوشش ہوتی تھی کہ وہ بھی کسی طرح پاک دل ہو جائیں اور جب اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں تو اس کی رحمت کی نظر ان پر پڑے۔

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

ایک حدیث میں ایک واقعہ کا ذکر یوں ملتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم تھا وہ بیمار ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس کے سرہانے بیٹھ کر حال احوال پوچھا اور اسلام قبول کرنے کی بھی تحریک فرمائی۔ لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو پاس ہی بیٹھا تھا۔ اس کے باپ نے کہا ابوالقاسم کی بات مان لو (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ لقب تھا) تو چنانچہ اس نے اسلام قبول کر لیا۔ حضورؐ خوش خوش وہاں سے یہ کہتے ہوئے واپس آئے کہ سب تعریفیں اس جل شانہٗ کے لئے ہیں جس نے اس نوجوان کو دوزخ کی آگ سے بچالیا۔ (بخاری کتاب الجنائز باب اذا أسلم الصبی فمات هل یصلّٰی علیه)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مریض کے پاس عیادت کرنے کے سلسلے میں شور وغل نہ کرو اور نہ مریض کے پاس زیادہ بیٹھو کیونکہ مریض کے پاس کم بیٹھنا سنت ہے۔

(مشکوۃ المصابیح)

تو مریض کے کمرے میں شور شرابہ کرنا، بڑی دیر تک جمگھٹا لگا کر بیٹھ رہنا، یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کے خلاف تھا۔ مریض کی عیادت کرنے کے بعد واپس آ جانا چاہئے۔ اور گھر کے جو افراد تیمارداری کر رہے ہیں انہیں کو وہاں رہنا چاہئے۔ یا اگر ہسپتال میں ہیں تو ہسپتال کے انتظام کے تحت۔ بعض دفعہ عزیز رشتہ دار ہسپتالوں میں بھی اتنا رش کر دیتے ہیں کہ ساتھ کے دوسرے مریض بھی ان کے بچوں اور ان کے اپنے شور سے ڈسٹرب ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور پھر ایسی صورت میں بعض دفعہ ہسپتال کی انتظامیہ کو سختی بھی کرنی پڑتی ہے۔ ہمارے معاشرے میں بہت زیادہ رش کرنے کی عموماً عادت ہے۔ بعض اوقات مریض کے پاس زیادہ رش کرنے کی وجہ سے لوگوں کی سانسوں کی وجہ سے، مختلف قسم کے لوگ ہوتے ہیں، فضا بھی اتنی صاف نہیں رہتی جس سے مریض کی تکلیف بڑھنے کا بھی امکان ہوتا ہے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھیں ہمارے سامنے پہلے ہی یہ اسوہ رکھ دیا کہ مریض کی عیادت کرو، اس کو تسلی دو، اس کے لئے دعا کرو اور واپس آ جاؤ۔ وہاں بیٹھ کے مجلسیں نہ جماؤ۔ اسی طرح ان کے علاوہ مریض کے گھر والوں کو بھی جو تیمارداری کر رہے ہیں زیادہ رش نہیں کرنا چاہئے۔

پھر اپنی امت کو بھی آپؐ نے اس خُلق کو اپنانے اور مریضوں کی عیادت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا اے ابن آدم! مَیں بیمار ہوا تھا تو نے میری عیادت نہیں کی۔ اس پر وہ جواب دے گا تو ربّ العالمین ہے تو کیسے بیمار ہو سکتا ہے اور مَیں تیری عیادت کس طرح کرتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہیں ہوا تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے اور تو اس کی عیادت کے لئے نہیں گیا تھا۔ کیا تجھے یہ سمجھ نہ آئی کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا اور اس کی عیادت میری عیادت ہوتی۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب فضل عیادة المریض)

پس مریضوں کی عیادت کرنا بھی خدا تعالیٰ کے قرب کو پانے کا ایک ذریعہ ہے۔ ہمیں اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ خاص طور پر جو ذیلی تنظیمیں ہیں ان کو میں ہمیشہ کہتا ہوں۔ خدمت خلق کے جو اُن کے شعبے ہیں لجنہ کے، خدام کے، انصار کے ایسے پروگرام بنایا کریں کہ مریضوں کی عیادت کیا کریں، ہسپتالوں میں جایا کریں۔ اپنوں اور غیروں کی سب کی عیادت کرنی چاہئے اس میں کوئی حرج نہیں، بلکہ یہ بھی ایک سنت کے مطابق ہے۔ اور ہمیشہ اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے قرب پانے کے ذریعے ہم اختیار کریں۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بھی بتا دیا کہ عیادت کس طرح کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیادت کا ایک عمدہ طریق یہ ہے کہ آدمی مریض کے پاس جائے، اس کی پیشانی یا اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس سے پوچھے کہ اس کی طبیعت کیسی ہے۔ اور آپس میں ملنے ملانے کا عمدہ طریق یہ ہے کہ ایک دوسرے سے ملتے وقت مصافحہ کرو تو اس طرح ایک اپنائیت اور محبت کا احساس اور بڑھے گا۔

(ترمذی أبواب الأدب باب ما جاء فی المصافحة، مشکوة باب المصافحة والمعانقة)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی

ALFAZAL JEWELLERS Rabwah

الیس اللہ بکاف عبدہ

الفضل جیولرز ربوہ

فون: 04524-211649

04524-613649

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

پھر ایک روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ آپؐ نے صحابہؓ کو حکم دیا تھا کہ بیماروں کی عیادت کیا کرو۔ پس ہم سب کو اس حکم کی بھی تعمیل کرنی چاہئے۔

پھر آپؐ نے فرمایا جب کسی مریض کی عیادت کو جاؤ یا کسی کے جنازے میں شرکت کرو تو زبان سے خیر کے کلمات کہو کیونکہ فرشتے تمہاری باتوں پر آمین کہہ رہے ہوتے ہیں۔ (صحیح مسلم)۔ تو وہاں بھی اچھی باتیں کرو۔ دعائیں کرو اپنے لئے بھی، مریض کے لئے بھی۔

پھر عیادت کی ترغیب دلاتے ہوئے آپؐ نے فرمایا جس کی روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کسی بھائی سے ملنے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے منادی یہ صدا لگاتا ہے کہ تو خوش رہے، تیرا چلنا مبارک ہو، جنت میں تیرا ٹھکانا ہو۔ (ترمذی باب ما جاء فی زیارة الأخوان. سنن ابن ماجه کتاب الجنائز باب فی ثواب من عاد مریضا) اصل میں تو یہ ایک انسان کا دوسرے انسان کے لئے ہمدردی اور نیک جذبات کے اظہار کا اعلان ہے۔ پس ان جذبات کو پھیلانے کی ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے۔ تبھی ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا، اس کی جنتوں کو حاصل کرنے والے بن سکتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مریضوں کی عیادت فرماتے تو بعض اوقات بعض نسخے بھی تجویز فرمایا کرتے تھے۔ ان کا روایات میں ذکر ملتا ہے۔ چند ایک کا میں ذکر کرتا ہوں یہ اس بات کا مزید ثبوت ہے کہ آپؐ کو مریضوں کی کتنی فکر رہا کرتی تھی۔ ان کے علاج معالجے، خوراک وغیرہ کا بھی خیال رکھتے تھے اور بعض بیماریوں کا علاج بھی فرمایا کرتے تھے۔

اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس سیاہ دانے یعنی کلونجی میں ہر مرض سے نجات دینے کے لئے شفا رکھ دی گئی ہے سوائے موت کے۔ (بخاری کتاب الطب باب الحبة السوداء)۔ تو آپؐ بعض لوگوں کو بعض بیماریوں کے لئے نسخے تجویز بھی فرمایا کرتے تھے کہ یہ کھاؤ۔ سنا ہے یہ دردوں کے لئے بڑی اچھی چیز ہے۔ اور بیماریوں کے لئے بھی ہوگی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

پھر ایک دفعہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ میرے بھائی کے پیٹ میں تکلیف ہے۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ اس کو شہد پلاؤ۔ وہ شخص دوبارہ حاضر ہوا، تکلیف دور نہ ہوئی تھی۔ فرمایا اور شہد پلاؤ۔ تکلیف نہیں دور ہوئی۔ پھر وہ تیسری دفعہ آیا تو آپؐ نے کہا اسے اور شہد پلاؤ۔ لیکن ہر دفعہ وہ یہی شکایت لے کر آتا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا لیکن تیرے بھائی کے پیٹ نے جھوٹ بولا ہے۔ اسے شہد ہی پلاؤ۔ (بخاری کتاب الطب. باب الدواء بالعسل وقول الله تعالیٰ فیه شفاء للناس)۔ پتہ نہیں کس صورت میں اس کو پلا رہے تھے بہرحال شہد پلاتے رہے اور آخر میں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تندرست ہو گیا۔ شہد بھی مختلف قسم کے ہیں اور مختلف بیماریوں کے لئے بعض مختلف قسم کے شہد ہوتے ہیں۔

پھر ایک نسخہ کا روایت میں یوں ذکر ملتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انجیر کھایا کرو۔ پھلوں میں سے بڑا اچھا پھل ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ جنت سے ایک پھل نازل ہوا ہے تو مَیں یہ کہوں گا کہ انجیر جنت سے آنے والا پھل ہے جس میں گٹھلی نہیں ہے۔ پس اس کو کھاؤ کیونکہ یہ بواسیر کے مرض کو دور کرتا ہے اور نقرس (Gout) کے مرض میں بھی نفع بخشتا ہے۔ (کنز العمال. کتاب الطب)۔ جن کو گاؤٹ کے مرض کی تکلیف ہوتی ہے اس کے لئے بھی اچھا ہے۔

پھر ایک نسخے کا ذکر ہے کشمش کے بارے میں آتا ہے کہ اس کا استعمال کرنا چاہئے کیونکہ یہ کڑواہٹ کو دور کرتا ہے، بلغم کو دور کرتا ہے، اعصاب کو مضبوط کرتا ہے، لاغرپن کو دور کرتا ہے، اخلاق کو عمدہ کرتا ہے۔ دل کو فرحت بخشتا ہے اور غم کو دور کرتا ہے۔ (کنز العمال کتاب الطب)

اس بارے میں بھی بڑے لوگوں نے تجربہ کیا ہے۔ بعضوں نے عرق گلاب میں ڈبو کر کشمش کھائی ہے اور جن کے دل کی نالیاں بند تھیں اور ڈاکٹر بائی پاس آپریشن تجویز کر رہے تھے وہ اللہ کے فضل سے ٹھیک ہو گئیں۔ اس تجربے کو کئی لوگوں نے مجھے بتایا ہے۔

پھر زیتون کے بارے میں آتا ہے کہ اس کی مالش کیا کرو کیونکہ اس میں جذام سمیت ستر امراض کے لئے شفا ہے۔ کھایا بھی کرو۔ (کنز العمال کتاب الطب)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مریض کو اور غمزدہ افراد کو شہد اور آٹے سے تیار کردہ پتلی حریرہ کھلانے کا آپؐ کہا کرتی تھیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ مریض

کے دل کو فرحت بخشتی ہے اور اس کا کچھ غم دور کر دیتی ہے۔

(بخاری کتاب الطب. باب التلبينة للمريض)

پھر کھجور کے بارے میں فرمایا کہ یہ بھی کھانی چاہئے۔ قولنج کو دور کرتا ہے۔ غرض بے انتہا نسخے ہیں۔ ایک اور میں یہاں بھی بیان کر دیتا ہوں۔ فرمایا کہ گائے کا دودھ پینا چاہئے کیونکہ یہ دوا ہے اور اس کی چربی اور مکھن میں شفا ہے اور تمہیں اس کا گوشت کھانے سے اجتناب کرنا چاہئے کہ اس کے گوشت میں ایک قسم کی بیماری ہے۔ (کنز العمال کتاب الطب)

تو یہ بات اب ثابت شدہ ہے کہ گائے کا گوشت زیادہ کھانے والوں میں بعض قسم کی بیماریاں آجاتی ہیں۔ مثلاً جن مریضوں کو یورک ایسڈ ہو، گاؤٹ کی تکلیف ہو ان کو ڈاکٹر منع کرتے ہیں کہ گائے کا گوشت نہ کھائیں۔ پھر بعض اور بیماریاں ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے، کسی خاص مریض کو کسی خاص بیماری کی وجہ سے نصیحت فرمائی ہو، شاید وہاں گائے کے گوشت کا زیادہ استعمال ہوتا ہو۔ پھر بلڈ پریشر کے مریضوں کو بھی اور دل کے مریضوں کو بھی ڈاکٹر گائے کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں۔ تو دیکھیں آج سے چودہ سو سال پہلے آپ نے یہ ساری باتیں بتا دیں جو آج کل کی ریسرچ میں پتہ لگ رہی ہیں۔ (جہاں تک چربی کا سوال ہے یہ ابھی واضح نہیں ہے کہ اس میں کیا اس کی خصوصیات ہیں۔ کوئی نیوٹریشنسٹ (Nutritionist) ہی بتا سکتے ہیں۔ اگر کسی کو پتہ ہو کہ گائے کی چربی کا کیا فائدہ ہوتا ہے اور کہاں کی خاص چربی ہے جس سے جسم کو فائدہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی ایسے ماہر ہوں جن کے علم میں ہو تو مجھے بھی بتائیں۔ اور اگر علم میں نہیں ہے تو اس کا علم حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے اور ایک گائیڈ لائن دی ہے۔) تو جیسا کہ میں نے کہا بے انتہا نسخے ہیں جو آپ علاج کے وقت تجویز فرمایا کرتے تھے۔ اب تو ان کو بیان کرنے کا وقت بھی نہیں۔ یہ سب کچھ صرف اس وجہ سے تھا کہ مخلوق سے آپ کو بے انتہا محبت، پیار اور ہمدردی تھی۔ آپ کا دل اس ہمدردی سے بھرا ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے آپ ہر وقت اس فکر میں رہتے تھے کہ کس طرح میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ پہنچاؤں۔

اللہ تعالیٰ کے ہزاروں ہزار درود و سلام ہوں اس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس اسوہ پر چلنے کی اور ان نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس سے ہم بھی اس کی مخلوق کی خدمت کی توفیق پا سکیں۔

بقیہ صفحہ 1

یہ استغفار شروع کی اس سے کیا فائدہ ہو گا جب سزا کا فتویٰ لگ چکا۔

یہ ایسی بات ہے کہ جیسے کوئی شہزادہ بھیس بدل کر نکلے اور کسی دولت مند کے گھر جا کر روٹی یا کپڑا پانی مانگے اور وہ باوجود مقدرت ہونے کے اس سے مسخری کریں اور ٹھٹھے مار کر نکال دیں اور وہ اسی طرح سارے گھر پھرے لیکن ایک گھر والا اپنی چارپائی دے کر بٹھائے اور پانی کی بجائے شربت اور خشک روٹی کی بجائے پلاؤ دے اور پھٹے ہوئے کپڑوں کی بجائے اپنی خاص پوشاک اُس کو دے تو اب تم سمجھ سکتے ہو کہ وہ چونکہ دراصل تو بادشاہ تھا اب ان لوگوں سے کیا سلوک کرے گا۔ صاف ظاہر ہے کہ ان کمبختوں کو جنہوں نے باوجود مقدرت ہونے کے اس کو دھتکار دیا اور اس سے بدسلوکی کی سخت سزا دے گا اور اس غریب کو جس نے اس کے ساتھ اپنی ہمت اور طاقت سے بڑھ کر سلوک کیا وہ دے گا جو اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں آ سکتا۔

اسی طرح حدیث میں آیا ہے کہ خدا کہیگا کہ میں بھوکا تھا۔ مجھے کھانا نہ دیا میں ننگا تھا مجھے کپڑا نہ دیا میں پیاسا تھا مگر مجھے پانی نہ دیا۔ وہ کہیں گے کہ یا رب العلمین کب؟ وہ فرمائے گا فلاں جو میرا حاجتمند بندہ تھا اس کو دینا ایسا ہی تھا جیسا مجھ کو اور ایسا ہی ایک شخص کو کہے گا کہ تو نے روٹی دی کپڑا دیا۔ وہ کہے گا کہ تو تو رب العالمین ہے تو کب گیا تھا کہ میں نے دیا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ فلاں بندہ کو دیا تھا۔

غرض نیکی وہی ہے جو قبل از وقت ہے۔ اگر بعد میں کچھ کرے تو کچھ فائدہ نہیں۔ خدا نیکی قبول نہیں کرتا۔ جو صرف فطرت کے جوش سے ہو کشتی ڈوبتی ہے تو سب روتے ہیں مگر وہ رونا اور چلانا چونکہ تقاضا فطرت کا نتیجہ ہے اس لئے اس وقت سود مند نہیں ہو سکتا۔ اور وہ اس وقت مفید ہے جو اس سے پہلے ہوتا ہے جبکہ امن کی حالت ہو۔

یقیناً سمجھو کہ خدا کو پانے کا یہی گر ہے جو قبل از وقت چوکنا اور بیدار ہوتا ہے ایسا بیدار کہ گویا اس پر بجلی گرنے والی ہے اس پر ہرگز نہیں گرتی لیکن جو بجلی کو گرتے دیکھ کر چلاتا ہے اُس پر گرے گی اور ہلاک کرے گی وہ بجلی سے ڈرتا ہے نہ خدا سے۔ (ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ 263 تا 265)

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی سترھویں مجلس مشاورت

اور جملہ امراء وصدر صاحبان کی خدمت میں ضروری گذارش

جیسا کہ اخبار بدر کے متواتر اعلان سے احباب کو علم ہو چکا ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی سترھویں مجلس مشاورت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جلسہ سالانہ قادیان کے معاً بعد 24 دسمبر کو منعقد ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ امراء کرام وصدر صاحبان جماعت سے گذارش ہے کہ:۔

ا۔ اس مجلس شوریٰ میں شرکت کرنے والے نمائندگان کے نام 15/اکتوبر 2005 تک خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ نمائندگان شوریٰ کا انتخاب جماعتوں کے اجلاس عام میں اور حسب قواعد ہو۔ محض امیر رصدر کی نامزدگی پر کسی کو نمائندہ بنایا جانا درست نہیں۔

نمائندہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ (الف) مخلص اور صائب الرائے ہو۔ (ب) جس جماعت کی طرف سے نمائندہ منتخب کیا جائے وہ اس جماعت میں چندہ دینے والا ہو۔ (ج) شعار اسلامی کا پابند یعنی داڑھی رکھتا ہو۔ (استثنائی حالت میں وجوہات لکھ کر منظوری حاصل کرنی ہوگی۔) (د) طالب علم نہ ہو۔ (ر) لازمی چندہ جات کا بقایا دار نہ ہو۔

جماعتیں مندرجہ ذیل نسبت سے نمائندے بھیج سکتی ہیں۔

50 چندہ دینے والے افراد کی تعداد تک 2 نمائندے۔ 51 سے 100 چندہ دہندگان ہوں تو 3 نمائندے۔

101 سے 200 چندہ دینے والے افراد کی تعداد تک 4 نمائندے۔ 201 سے 500 چندہ دہندگان ہوں تو 6 نمائندے۔

501 سے 1000 چندہ دینے والے افراد کی تعداد تک 8 نمائندے 1000 سے زائد چندہ دہندگان ہوں تو 12 نمائندے۔

نوٹ:۔ امراء وصدر صاحبان اس تعداد میں شامل ہیں۔ یعنی اگر کوئی جماعت چار نمائندے بھجوا سکتی ہو اور امیر رصدر خود شرکت کر رہے ہوں تو انکے علاوہ تین نمائندوں کا انتخاب کروایا جائے۔

(2) جماعتیں اگر کوئی تجویز مجلس شوریٰ میں غور کرنے کے لئے بھجوانا چاہیں تو باقاعدہ مجلس عاملہ اور جماعت میں پیش کرنے کے بعد بھجوائی جائیں۔ انفرادی تجویز کو ایجنڈا میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔ احباب یاد رکھیں کہ انتظامی نوعیت کی تجاویز پر شوریٰ غور نہیں کرتی۔ ایسی تجاویز ہونی چاہئیں جو اہم تربیتی وتبلیغی امور کے بارہ میں ملکی سطح پر اثر انداز ہونے والی ہوں۔

عہدیداران جماعت سے گزارش ہے کہ وہ اپنی تجاویز 15/اکتوبر 2005 سے پہلے پہلے سیکرٹری شوریٰ کو بھجوا دیں۔ کیوں کہ صدر انجمن احمدیہ میں انکا جائزہ لینے کے بعد حضور انور سے رہنمائی اور منظوری حاصل کر کے شوریٰ کا ایجنڈا مرتب کیا جاتا ہے۔

نوٹ: تمام جماعتوں میں یہ سرکلر بذریعہ ڈاک بھجوایا جا چکا ہے۔

(محمد انعام غوری سیکرٹری مجلس مشاورت بھارت قادیان)

شریف جیولرز
ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ
0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرداز مفسد طاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
(بزرگوں کی تعظیم کرو)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 بینگولین کلکتہ 70001
دکان 2248.5222, 2248.1652
2243.0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

اے قادیاں دارالاماں
اُونچا رہے تیرا نشاں

(مسعود احمد خورشید سنوری لندن)

اے قادیاں دارالاماں اُونچا رہے تیرا نشاں
ہم قادیاں کے اکمل اور قادیاں ہمار

کسی شاعر نے کیا خوب کہا۔

عجب دلکشا قادیاں کی ہیں گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

بچپن سے ہی ہمیں قادیان سے بہت پیار تھا کیونکہ ہمارے والدین اور بزرگ قادیان کی پیاری اور مقدس بستی کا بہت ذکر کیا کرتے تھے وہ خود قادیان جاتے اور اپنے بچوں کو بھی ہمیشہ جلسہ سالانہ پر لے جاتے۔ حضرت والد صاحب مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری حضرت امام مہدی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا شرف حاصل کرنے کے بعد وقتاً فوقتاً قادیان جاتے تھے اور پہلے پہل تو ہمارے پھوپھا حضرت منشی نور محمد صاحبؓ کے مکان ''نور منزل'' میں ہمارا قیام ہوتا تھا یہ مکان الحکم سٹریٹ سے ریتی چھلہ کی طرف بنایا گیا تھا اس سے آگے محلہ دارالفتوح تھا پھر حضرت والد صاحبؓ نے بھی الحکم سٹریٹ میں ایک مکان خرید لیا۔ ہمارے مکان کے سامنے احراریوں کی ایک مسجد تھی (جس کا اب نام ونشان بھی نہیں ہے) مسجد کے باہر سڑک پر ایک احراری دوست کی دُکان تھی۔ ہمارے مکان کے ملحق دونوں طرف ہی احراری دوستوں کے مکان تھے مسجد سے گاہے بگاہے احمدیوں کے خلاف تقاریر بھی ہوتی تھیں۔

اسی سٹریٹ میں الحکم اخبار کا دفتر تھا شائد اسی لئے اس کا نام الحکم سٹریٹ مشہور ہو گیا تھا۔ آگے جا کر چوک میں بائیں طرف ایک دکان تھی جس میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مطب تھا جس سے ہزاروں مریضوں نے شافئ مطلق خدائے قادر وتوانا کے فضل سے شفا پائی۔ الحمد للہ علی ذالک

اس چوک سے آگے جا کر دائیں جانب مسجد مبارک ہے مسجد مبارک سے ملحق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مسکن مبارک ہے مسجد کے ساتھ نیچے والی سڑک سے دائیں جانب محکمہ بیت المال کے دفاتر تھے دائیں جانب حضرت مولوی برکت علی صاحبؓ نائب ناظر مال کا دفتر تھا اور برآمدہ کے بعد حضرت مولوی فرزند علی خان صاحبؓ ناظر بیت المال کا دفتر تھا۔

الحکم سٹریٹ والے چوک سے بائیں طرف جو سڑک جاتی تھی اُس پر حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانیؓ کا گھر تھا اور آگے جا کر کوٹھیاں شروع ہو جاتی تھیں اور آگے جا کر حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کوٹھی اور اسی سڑک پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی کوٹھی بیت الحمد تھی جس میں حضور نے دفاتر ایم این سنڈیکٹ محمود آباد۔ ناصر آباد سنڈیکیٹ محمود آباد ناصر آباد سنڈیکیٹ محمود آباد ناصر آباد سنڈیکیٹ) قائم فرمائے ہوئے تھے۔

خاکسار 1937ء میں سنور (ریاست پٹیالہ) سے تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے قادیان آ گیا اور آٹھویں جماعت میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخلہ لیا اور مئی 1939ء میں میٹرک کا امتحان وہاں سے پاس کیا اور اُس کے بعد تقریباً ڈیڑھ سال مزید قادیان میں قیام کیا 1940ء میں خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کے سندھ کی زمینوں کے دفتر میں آٹھ دس ماہ کام سیکھا اور پھر حضورؓ نے مجھے منور آباد اسٹیٹ سندھ میں بطور اسسٹنٹ کاؤنٹنٹ کام کرنے کیلئے بھیج دیا۔

قادیان کی مقدس بستی کے اور اُس زمانہ کے کچھ حالات تحریر کر رہا ہوں۔

قادیان میں بجلی غالباً 1937 میں آئی مسجد اقصیٰ میں جب حضرت مصلح موعودؓ جمعہ کا خطبہ دیا کرتے تھے تو لاؤڈ سپیکر نہیں ہوتے تھے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے حضورؓ مسجد کے درمیان میں کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے گرمی کے موسم میں خطبہ جمعہ کے وقت خدام ہاتھ والے بڑے بڑے پنکھوں سے جھلا کرتے تھے۔

اُن دنوں بٹالہ سے قادیان تک دن میں چار پانچ مرتبہ ریلوے ٹرین آتی تھی البتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر سپیشل ٹرینیں بھی آتی تھیں کیونکہ اُس زمانہ میں وہاں بسیں نہیں چلتی تھیں۔

ریلوے سٹیشن پر شائد تین چار تانگے ہوتے تھے اور تانگے والے آواز لگاتے تھے ''بھام بھاڑی تانگے تے شہر'' قادیان کے نزدیک بھام اور بھاڑی (گاؤں یا قصبے) تھے البتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بٹالہ وغیرہ سے بھی تانگے آجاتے تھے عموماً ریلوے سٹیشن پر چند قلی ہوتے تھے اُن کے بازوؤں پر ایک نشان باندھا ہوا ہوتا تھا ''دو آنے فی پھیرا'' جلسہ سالانہ کے موقع پر بہت سے کشمیری بھائی بھی ریلوے سٹیشن پر مزدوری کرنے کیلئے آجاتے تھے۔ وگرنہ دوسرے دنوں میں تانگہ نہ ملنے کی وجہ سے مہمان قلیوں سے ہی سامان اُٹھوا کر کشاں کشاں اپنے گھروں کی طرف لاتے تھے ریلوے سٹیشن سے شہر آنے والی سڑک ٹوٹی پھوٹی تھی اور تانگے کے ہچکولے مہمانوں کو پریشان کرتے تھے تانگہ والوں کی کوشش ہوتی تھی کہ چار مہمان بٹھانے کی جگہ زائد سواریوں کو بٹھالیں اور زیادہ پیسے کمالیں۔

جلسہ سالانہ کے ایام میں احمدیہ بازار اور ہندوؤں والے بازاروں میں خوب چہل پہل ہوتی تھی اور آنے والے مہمان اپنی بہت سی ضروریات قادیان سے خرید کر لے جاتے تھے چائے کی دُکانوں اور کھانے پینے کی اشیاء والی دُکانوں پر بہت ہجوم ہوتا تھا۔ گرم چادریں اور کپڑے بھی خوب فروخت ہوتے تھے۔ مسجد مبارک والے چوک میں ایک دُکان بڑی مشہور تھی جس کے باہر یہ شعر لکھا ہوا تھا۔

لوکاں پائیاں ہٹیاں تے ڈنگوی پایا ہٹ
چیز بناندا ستھری تے پیسے لیندا گھٹ

جس کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں نے دکانیں بنائیں لیکن ڈنگوی نے بہت بڑی دکان بنائی وہ چیزیں عمدہ قسم کی بناتا ہے اور اُن کی قیمت بھی بہت کم لیتا ہے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر بفضلہ تعالیٰ مسجدوں میں بہت حاضری ہوتی تھی بلکہ مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ میں تو جگہ ملنی مشکل ہوتی تھی چونکہ بعض اوقات (دسمبر کے مہینے میں) سردی زیادہ ہوتی تھی اور مسجد اقصیٰ کے اندر جگہ نہیں رہتی تھی تو صحن بھی نمازیوں سے بھر جاتا تھا۔

منارۃ المسیح وقتاً فوقتاً کھلتا تھا اذان دینے کے لئے محترم سراج دین صاحب مؤذن مینار کی سب سے اُوپر والی منزل پر جاتے تھے۔ کبھی کبھی ہمیں بھی اُوپر جانے کا موقع مل جاتا تھا اور اُوپر جا کر قادیان کی مقدس بستی کی زیارت کا موقع مل جاتا تھا۔ منارۃ المسیح پر اُن اصحاب کے نام درج ہیں جنہوں نے منارۃ المسیح کی تعمیر کیلئے چندہ دیا۔ جو کہ بہت بڑی قربانی تھی اللہ تعالیٰ اُنہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

مہمانوں کی آمد کے متعلق بشارات

یاتیک من کل فج عمیق۔
یاتون من کل فج عمیق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بابرکت الہام کے مطابق بفضلہ تعالیٰ قادیان میں بارہ مہینے ہی مختلف ممالک اور مختلف شہروں سے مہمانوں کی آمد کا تانتا بندھا رہتا تھا۔ اور جلسہ سالانہ کے لئے تو جلسہ سے قبل ہی مہمان آنے شروع ہو جاتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قادیان کے لنگر خانہ کا کام بہت بڑھ جاتا تھا۔ اور کئی لنگر خانے کام کرنے لگتے تھے۔

واذا النفوس زوجت (التکویر ۸۱) کے ارشاد ربانی کے تحت قادیان میں اُس زمانہ میں ہزاروں بندگان خدا کا جمع ہونا قدرت کے کرشمہ اور حسن جلوہ کا نظارہ ہوتا تھا جلسہ سالانہ کے بابرکت ایام میں یہ بینر بڑی شان سے لہرا رہا ہوتا تھا۔

زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

قادیان کی سڑکیں آمد ورفت کی وجہ سے بھری رہتی تھی مسجدیں آباد رہتی تھیں۔ بلکہ اُن ایام میں بعض لوگ قادیان آ کر اپنے عزیزوں کے نکاح پڑھواتے تھے اور بعض لوگ شادیاں بھی کر لیتے تھے کیونکہ مختلف جگہوں سے اُن کے رشتہ دار جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے ہوئے ہوتے تھے۔ مندرجہ بالا فرمان الٰہی مسیح موعود کے زمانہ سے ٹرانسپورٹ اور کمیونیکیشن کے ذرائع سے بھی پورا ہو رہا ہے۔ اور آج اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کیلئے تیز رفتار ٹرینیں اور ہزاروں میل فی گھنٹہ پرواز کرنے والے برق رفتار طیارے۔ روئے زمین پر شان خداوندی کے جلوے دکھلا رہے ہیں۔

واذا الصحف نشرت

(التکویر ۸۱/۱۱) بارگاہ عالی سے اس فرمان خداوندی کا پورا ہونا بھی اسلام کی تشہیر کیلئے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں مقدر تھا۔ اسلئے بفضلہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کیلئے چھاپہ خانے بن گئے اور جہاں حضورؑ کی کتابوں کی اشاعت ہوئی وہاں قرآن کریم کا ترجمہ اور اشاعت بھی ہونے لگی اور قادیان میں اُن دنوں بھی بہت سی کتابیں ملنے لگ گئی تھیں۔

اسلام کی تشہیر کیلئے نئی ایجادات

اگرچہ اب بفضلہ تعالیٰ اسلام کی اشاعت کیلئے کتابوں کے علاوہ ٹیلیویژن۔ کمپیوٹر اور ای میل۔ فیکس اور ریڈیو کے تمام ذرائع بھی استعمال ہو رہے ہیں اور خدا تعالیٰ نے خلافت رابعہ کے دور میں ایم ٹی اے جیسی نعمت بھی عطا کر دی جس سے اسلامی تعلیمات کو دُنیا کے کناروں تک پہنچایا جا رہا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا کردہ ربانی فرمان بڑی شان کے ساتھ جلوہ گر ہو رہا ہے۔ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' فالحمد للہ علی ذالک

1940ء میں قادیان میں صرف ایک ڈاک خانہ تھا اور اُس ڈاک خانہ میں ایک سرکاری فون تھا اور تار گھر بھی ڈاک خانہ کے اندر ہی تھا۔ چونکہ ٹیلیفون لوگوں کے ہاں نہیں ہوتے تھے اس لئے پبلک (عوام الناس) تو فون نہیں کر سکتے تھے اُس زمانہ میں ڈاک ٹرینوں کے ذریعے بھجوائی جاتی تھی۔ کمیونیکیشن کا ایک ذریعہ تار۔ ٹیلیگرام تھا (اب تو شائد ٹیلیگرام کا سلسلہ تقریباً ختم ہو چکا ہے) معمولی ٹیلیگرام ایک روپیہ میں بھجوائی جاتی تھی جس کا سلسلہ شہروں تک محدود ہوتا تھا دیہات میں ٹیلیگرام بھجوانا بہت مشکل ہوتا تھا۔ ارجنٹ یا ایکسپریس ٹیلیگرام ڈبل فیس کے ساتھ بھجوائی جاتی تھی جس کی ڈیلیوری کا بہتر انتظام ہوتا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنا ایک لوکل پرائیویٹ ٹیلیفون ایکسچینج خرید کر دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں لگوایا ہوا تھا اُس کی 26 لائنیں تھیں اُس ایکسچینج سے حضورؓ کے اپنے دفتر اور حضور کی بیگمات، صدر انجمن احمدیہ کے بعض دفاتر اور حضورؓ کی کوٹھی بیت الحمد، محلہ دارالانوار میں فون لگائے ہوئے تھے۔

قادیان میں اُبلے چنے فروخت کرنے کا ایک ایمان افروز واقعہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول کی بلڈنگ کے پاس ایک بہت بڑا میدان تھا جس میں بوہڑ کا ایک بہت بڑا پرانا درخت تھا اُس درخت کے نیچے دوپہر کو چھٹی کے ٹائم میں ایک احمدی دوست (جن کا نام مجھے یاد نہیں جنہیں ماٹا کہا جاتا تھا وہ اُبلے ہوئے چنے ایک پتہ پر ڈال کر اُس پر ہلکا نمک مرچ چھڑک کر ایک ایک پیسہ میں فروخت کیا کرتے تھے اور طالب علم بڑے شوق سے اُس وقت بھاگ بھاگ کر آتے اور وہ اُبلے چنے خرید کر کھایا کرتے تھے۔ چنے فروخت کرنے کا واقعہ اس طرح شروع ہوا کہ یہ دوست جو ماٹا کہلاتے تھے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی بیکاری کے متعلق بیان کیا۔ حضورؓ نے اُن کو ایک روپیہ عنایت فرمایا اور کہا کہ ایک چھابڑی خرید کر لو اور چنے خرید لو اور اُبال کر دوپہر کو ہائی سکول کے میدان میں بچوں کے پاس فروخت کیا کرو۔ چنانچہ اُنہوں نے حضورؓ کے فرمان پر عمل کیا اور سالہا سال تک یہ کام کرتے رہے اور اس کام سے بہت فائدہ حاصل کیا۔ الحمد للہ۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کا تعلیمی معیار بفضلہ تعالیٰ بہت اونچا تھا۔ اور پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات میں ہمارے طالب علم بہت اعلیٰ کامیابیاں حاصل کیا کرتے تھے۔ 1937ء تا 1939ء میں جو معزز اساتذہ ہائی سکول میں پڑھاتے تھے اُن معزز اساتذہ کے اسمائے گرامی (میری یادداشت کے مطابق) مندرجہ ذیل تھے۔

۱۔ محترم حضرت مولوی محمد دین صاحبؓ
(ہیڈ ماسٹر، صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

۲۔ محترم محمد ابراہیم صاحب جمونی
(انگلش پڑھاتے تھے)

۳۔ محترم مولوی محمد علی صاحب (اردو)

۴۔ محترم محمد ابراہیم صاحب (سائنس)

۵۔ محترم مولوی تاج دین صاحب
(عربی، فارسی)

۶۔ محترم حضرت مولوی غلام محمد صاحب
(قرآن کریم)

۷۔محترم حضرت صوفی غلام محمد صاحب (حساب)
۸۔محترم اللہ بخش صاحب (ڈرل ماسٹر)

بعض اساتذہ صاحبان اپنے شاگردوں کی تعلیمی قابلیت بہتر بنانے کیلئے سکول ٹائم کے بعد اپنا قیمتی وقت بغیر ٹیوشن فیس کے پڑھانے میں بھی صرف کیا کرتے تھے۔ جس احسن طریق سے ہمارے اساتذہ صاحبان۔ اپنے شاگردوں کی تربیت فرماتے تھے اللہ تعالیٰ اُن کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے اور اُن کے شاگردوں اور اساتذہ صاحبان کی نسلوں سبھی کو دینی دُنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ (آمین)

زمانے کی نیرنگی

اُس زمانہ میں آمدنی کم ہوتی تھی اور چیزوں کے دام کم ہوتے تھے اُس زمانہ کی کرنسی

سکے۔ پائی۔ پیسہ۔ آنہ۔ چونی۔ اٹھنی۔ روپیہ ایک روپیہ میں سولہ آنے ہوتے تھے۔ ہر آنے میں چار پیسے۔ ہر پیسہ میں تین پائی ایک سونے کا سکہ بھی ہوتا تھا۔ جس کی قیمت 15 روپے ہوتی تھی وزن ایک تولہ۔

کاغذ کے کرنسی نوٹ:۔ ایک روپیہ۔ ۲ روپیہ ۵ روپیہ۔ ۱۰ روپیہ۔ ۱۰۰ روپیہ

ڈاک: ڈاک کیلئے کارڈ ۳ پائی کا ہوتا تھا پھر قیمت بڑھتی گئی۔ لفافہ جس پر شاہی مہر ہوتی تھی اُس میں خط لکھ کر بھیجتے تھے ایک آنہ

اب بازار چلتے ہیں۔ دومن کی آٹے کی بوری پانچ روپے۔ گھر تک مزدوری چار آنے۔

دودھ: ۲ آنے فی سیر یا ایک روپے کا دس سیر۔

انڈے ایک روپیہ کے آٹھ۔ گوشت ۲ یا تین آنے فی سیر۔ چینی ایک روپیہ کی ۵ سیر۔

کپڑا کھلا:۔ زنانہ چھینٹ ۳ آنے فی گز۔ ریشمی کپڑا آٹھ آنے گز چائنا کی بوسکی آٹھ آنے گز۔ لٹھا چار آنے فی گز۔ ململ ۳ آنے یا ۴ آنے فی گز۔

چمڑے کے بنے ہوئے بوٹ۔ مردانہ یا زنانہ گرگابی۔ ڈیڑھ دو روپے جوڑا۔ سائیکل بیس تیس روپے۔

مویشی: بکری یا بکرا ۵ روپے۔ گائے بیس تیس روپے۔ بھینس ۵۰ تا ۱۰۰ روپے۔

کرائے: ایک کمرے والا مکان آٹھ دس روپے۔

ایک دکان۔ دس روپے۔

تنخواہ: سپاہی ملٹری کا ۱۵ روپے ماہوار وردی کھانا وغیرہ مفت

سپاہی پولیس ۱۵/۲۰ روپے ماہوار اور وردی مفت

کلرک رڈرائیور۔ ۳۰ تا ۵۰ روپے ماہوار

يحى الدين ويقيم الشريعة

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ابھی امام مہدی اور مسیح موعود کے عہدہ جلیلہ پر فائز بھی نہیں ہوئے تھے اُسی زمانہ میں آپ اسلام کی صداقت دُنیا میں پھیلانے اور غلبہ اسلام کی مہم کی کامیابی کیلئے انتہائی سوز وگداز سے دُعائیں کرتے تھے۔ آپ نے یہ دُعا حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی کو تحریر فرمائی نیز فرمایا کہ آپ پر فرض ہے کہ انہیں الفاظ سے بلا تبدیل و تغیر بیت اللہ میں حضرت ارحم الراحمین میں اس عاجز کی طرف سے دُعا کریں۔ چنانچہ صوفی صاحب نے حسب الحکم ۱۳۰۲ء ہجری حج اکبر کے دن بیت اللہ میں اس دُعا کو بلند آواز سے پڑھا ساتھ کی جماعت آمین کہتی گئی۔

بیت اللہ شریف میں دُعا

اے ارحم الراحمین! ایک بندہ عاجز اور ناکارہ پر خطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمین ملک ہند میں ہے اس کی یہ عرض ہے کہ اے ارحم الراحمین تو مجھ سے راضی ہو اور میری خطیات اور گناہوں کو بخش کہ تو غفور و رحیم ہے اور مجھ سے وہ کام کرا۔ جس سے تو بہت راضی ہو جائے۔ مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دوری ڈال اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر ایک قوت جو مجھے حاصل ہے اپنی ہی راہ میں کر اور اپنی ہی محبت میں مجھے زندہ رکھ۔ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار اور اپنے ہی کامل متبعین میں مجھے اُٹھا۔ اے ارحم الراحمین جس کام کی اشاعت کیلئے تو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کیلئے تو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے۔ اس کو اپنے ہی فضل سے انجام کو پہنچا اور اس عاجز کے ہاتھ سے حجت اسلام مخالفین پر اور ان سب پر جو اب تک اسلام کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پوری کر اور اس عاجز اور اس عاجز کے تمام دوستوں اور مخلصوں اور ہم مشربوں کو مغفرت اور مہربانی کی نظر سے ظل حمایت میں رکھ۔ دین و دنیا میں آپ ان کا متکفل اور متولی ہو جا اور سب کو اپنی دار الرضاء میں پہنچا اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اُس کی آل اور اصحاب پر زیادہ سے زیادہ دُرود اور سلام و برکات نازل کر۔ آمین یا رب العالمین۔ (تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۹۷)

مندرجہ بالا خط میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی تحریر کے ان الفاظ کو دوبارہ سہ بارہ پڑھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو اسلام کی صداقت اور حقانیت دُنیا میں جلد پھیلانے کا کس قدر جذبہ اور ولولہ تھا۔

"اے ارحم الراحمین جس کام کی اشاعت کیلئے تو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کیلئے تو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے اس کو اپنے ہی فضل سے انجام کو پہنچا اور اس عاجز کے ہاتھ سے حجت اسلام مخالفین پر اور اُن سب پر جو اب تک اسلام کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پوری کر"۔

قادیان کی مقدس بستی کی عظمت

خدائے ذوالجلال کی شان کریمی کے جلوے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مطمح نظر:۔

جانم فدا شود برہ دین مصطفیٰ
ایں است کام دل اگر آید میسرم
(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۷۸)

ترجمہ: میری جان مصطفیٰ کے دین کی راہ میں فدا ہو
یہی میرے دل کا مدعا ہے کاش میسر آجائے ......

آپ کی ۷۳ سالہ بابرکت زندگی (1835ء تا 1908ء) میں قادیان کی سرزمین نے اُس مقدس امام کے قدم چومے جب آپ نے جوانی کے عالم میں قدم رکھا تو عیسائیت۔ آریہ سماج اور دیگر مذاہب کو اسلام کے خلاف اعتراضات اور ظالمانہ الزامات لگاتے ہوئے پایا۔ آپ نے شب و روز بیت الدعا میں خدائے قادر و توانا کی بارگاہ عالی میں سجدہ ریز ہو کر متضرعانہ دُعائیں کیں۔ اور "براہین احمدیہ" جیسی بے مثل کتاب لکھی اور پھر عمر بھر اسلام کی صداقت اور حقانیت ثابت کرنے کیلئے 80 سے زائد کتابیں اُردو، عربی فارسی زبانوں میں تحریر فرمائیں جو کہ اسلام کے اوصاف اور خوبیوں کو احسن رنگ میں اُجاگر کرتی ہیں اور فرمایا:۔

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

خدائے ذوالجلال والاکرام قادر و توانا نے فرمایا

I shall give you a large party of Islam

تبصرہ کتاب

نام کتاب : وقف زندگی کی اہمیت اور برکات — کل صفحات: 365

مصنف : ڈاکٹر افتخار احمد ایاز سابق امیر جماعت احمدیہ برطانیہ

سائز : 23X36 — سن اشاعت: 2005

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر کی کتب و لٹریچر میں مذکورہ کتاب کے منظر عام پر آنے سے ایک نئے باب کا اضافہ ہوا ہے۔ وقف زندگی کی اہمیت اور برکات کے موضوع پر اس قدر شرح و بسط کے ساتھ یہ پہلی کتاب ہے جس میں مصنف نے وقف کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا ہے اس مناسبت سے کہا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب ایک احمدی، بالخصوص ایک واقف زندگی کو وقف کی اہمیت و عظمت اور اس کے فیوض و برکات دل میں جاگزیں کرنے اور اس کے تمام پہلوؤں سے روشناس کرنے کے لئے مفید ہوگی۔ کتاب کے گیارہ ابواب ہیں اور ہر باب وقف کے ایک نئے عنوان اور نئے موضوع پر روشنی ڈالتا ہے۔

وقف زندگی کی اہمیت اور برکات سے متعلق آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور خلفاء کرام کے ارشادات عالیہ کتاب کو خاص زینت عطا کرتے ہیں۔ ہر احمدی، بالخصوص واقفین نو کی وہ جماعت جو اب کالجوں میں پہنچ گئی ہے اور جامعات کے طلباء کے لئے اس کتاب کا مطالعہ از حد مفید ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابہ کرام اور علماء سلسلہ کی 40 کے لگ بھگ تصاویر کے ساتھ ساتھ ان کے ایمان افروز حالات و واقعات کتاب کو بے حد دلچسپ اور پُر از معلومات بناتے ہیں جنہیں پڑھ کر صحیح طور پر وقف کی روح سے آشنائی حاصل ہوتی ہے۔ بلاشبہ مصنف نے کمال عرق ریزی کے ساتھ ایک قیمتی خزانہ ہمارے ہاتھ دیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

چنانچہ یہ بابرکت الہام قادیان کی مقدس بستی نے پورا ہوتا دیکھا اور اُس کے فضلوں کی بارش نے اسلام کی صداقت اور حقانیت کو چار دانگ اسلام میں پھیلا دیا۔ اور آپ کی زندگی میں بہت بڑی جماعت آپ کو عطا ہوئی۔

قادیان کی عظمت اور تقدس

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے آباء و اجداد اسلام کے سچے پیرو کار تھے۔ خدائی قدرت نے انہیں قادیان میں لاکر آباد کیا۔ بڑی جاگیر کے مالک ہونے کے باوجود وہ بفضلہ تعالیٰ نہایت صالح بزرگ تھے جن کے خاندان میں امام الزمان مہدی علیہ السلام نے پیدا ہونا تھا پھر اسی مقدس بستی سے اسلام کا نور اور اسلام کی صداقت دُنیا میں پھیلائی جانی تھی چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت زمانہ سے لیکر خلافت ثانیہ کے دور 1947ء تک قادیان میں جن انوار الہیہ اور اُس کے فضلوں کا ورود ہوا ان کا مختصر تذکرہ مندرجہ ذیل واقعات میں مشاہدہ کیجئے۔

حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی بابرکت اولاد اور تین خلفائے کرام کی ولادت اسی مقدس بستی میں ہوئی۔

حضرت میرزا غلام احمد مہدی معہود علیہ السلام ولادت 1835ء

حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ ولادت ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء

حضرت میرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالثؒ ولادت ۱۶ نومبر ۱۹۰۹ء

حضرت میرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ ولادت ۱۸ دسمبر ۱۹۲۸ء

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مبشر بابرکت اولاد:۔

پنج تن: حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمدؓ
حضرت میرزا بشیر احمد صاحبؓ
حضرت میرزا شریف احمد صاحبؓ
حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ
حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ

قادیان کی عظمت اور تقدس کے چند نشان

۱۔ مسکن مبارک حضرت مسیح موعود علیہ السلوۃ والسلام جس میں بیت الدعا جیسی بابرکت جگہ ہے۔

مبارک مساجد: جن میں مسجد مبارک۔ مسجد اقصیٰ اور دیگر مساجد شامل ہیں۔

۳۔ منارۃ المسیح:

۴۔ بہشتی مقبرہ: جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل اور سینکڑوں احمدیوں کے مزار ہیں۔

۵۔ مدرسہ احمدیہ و تعلیم الاسلام ہائی سکول

اسلام کی سربلندی کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت دور کے بعض کارنامے۔ ضروری تاریخوں کے لحاظ سے

۱۔ تعمیر مسجد اقصیٰ قادیان 1875ء
۲۔ آپ کا پہلا الہام مارچ 1882ء
۳۔ تعمیر مسجد مبارک قادیان 1883ء
۴۔ پہلی بیعت لدھیانہ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء
۵۔ پہلا جلسہ سالانہ قادیان ۲۷ دسمبر ۱۸۹۱ء
۶۔ ضیاء الاسلام پرنٹنگ پریس 1895ء
۷۔ تعلیم الاسلام سکول کی بنیاد 3 جنوری 1898
۸۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت 1902ء
۹۔ سنگ بنیاد منارۃ المسیح مارچ 1903ء
۱۰۔ تعلیم الاسلام کالج کا افتتاح مئی 1903ء
۱۱۔ مدرسہ احمدیہ کی بنیاد 1906ء
۱۲۔ صدر انجمن احمدیہ کا قیام 29 جنوری 1906ء

یا تو ہم پھرتے تھے ان میں یا ہوا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیاں

ہم سب کی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے قادیان کو ہمیشہ ہی دار الامان بنائے رکھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو قادیان کی ترقی کے جو نظارے خدائے قادر و توانا نے دکھلائے ہیں اُسی طرح قادیان کی مقدس بستی مزید عظیم الشان ترقیات پاکر دینی دُنیاوی علوم کا ایک معجز نما مدینۃ العلوم بن جائے۔

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ ہماچل کا پہلا صوبائی سالانہ اجتماع

الحمد للہ ہماچل پردیش کا پہلا سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ 19.8.05 کو منعقد ہوا۔ افتتاحی تقریب نماز جمعہ وعصر کی ادائیگی کے بعد چار بجے مکرم اظہر احمد خادم صاحب صوبائی قائد علاقائی ہماچل کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم گوہر مجید صاحب نے کی بعدہ عہد مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ مکرم اظہر احمد خادم قائد علاقائی ہماچل پردیش نے دہرایا۔ بعدہ مکرم شوکت علی صاحب آف ہماچل پردیش متعلم جامعہ احمدیہ نے خوش الحانی سے نظم پیش کی۔ اجتماعی دعا کے بعد اجلاس کی سب سے پہلی تقریر مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نیر نے ذیلی تنظیمات کی افادیت کے بارہ میں کی بعدہ مکرم اشوک خان صاحب قائد مجلس برنود نے تقریر کی مکرم اظہر احمد خادم صاحب قائد صوبائی ہماچل نے صدارتی خطاب میں حاضرین جلسہ خدام واطفال کو اجتماع کے پروگراموں میں نہایت امن ووقار کے ساتھ شمولیت اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہ خدام اطفال کے علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔

مورخہ 20.8.05 کو ورزشی مقابلہ جات کا اہتمام کیا گیا تمام پروگراموں میں خدام واطفال نہایت ذوق و شوق سے شامل ہوئے۔ اختتامی وتقریب تقسیم انعامات کا آغاز نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد ہوا اس موقعہ پر مکرم شعیب احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد۔ مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان بھی شریک ہوئے۔ جلسہ کی صدارت مکرم شعیب احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے کی۔ تلاوت کلام پاک مکرم کرامت احمد صاحب نے کی۔ عہد خدام الاحمدیہ مکرم شعیب احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے دہرایا۔ نظم مکرم مولوی روشن دین صاحب معلم سلسلہ ہماچل نے پڑھی۔ مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد قادیان۔ مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت، مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان نے تقریر کی مکرم عزیز احمد صاحب نائب قائد صوبائی نے شکریہ ادا کیا بعدہ مکرم اظہر احمد صاحب خادم نے مکرم ومحترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کی جانب سے ارسال کیا گیا پیغام حاضرین کی خدمت میں پیش کیا صدارتی خطاب میں مکرم شعیب احمد صاحب نے فرمایا کہ تمام خدام واطفال یہاں سے واپس جانے کے بعد بھی ان پروگراموں کو اپنے اپنے مقامات میں جاری رکھیں اور فاستبقوا الخیرات پر عمل کرتے ہوئے نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح آپ نے پڑوسی کے حق ادا کرنے، نیک معاشرہ بنانے نماز باجماعت ادا کرنے اور حضور انور کی خدمت میں دعائیہ خطوط بھیجنے کے بارہ میں بھی یاددہانی کروائی۔ اجتماع میں ایک صد پچاسی حاضرین شامل تھے۔

تقسیم انعامات کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے اجتماعی دعا کروائی اور مورخہ 19.8.05 بروز جمعہ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ براہ راست M.T.A سے دکھایا گیا جسے تمام حاضرین نے غور سے سنا۔ (نصیر احمد بھٹی سرکل انچارج ہماچل پردیش)

احمدیہ تعلیم الاسلام سنٹر گولگیری کی مساعی

احمدیہ تعلیم الاسلام سنٹر گولگیری کرناٹک میں نومبائعین جماعتوں کے خدام واطفال کی 30 روزہ تعلیمی وتربیتی کلاس ۹ مارچ تا ۱۰ مئی لگی جس میں صوبہ کرناٹک کے گولگیرہ سرکل تھلک سرکل اور دیودرگ سرکل کی ۱۵ جماعتوں سے ۴۲ خدام واطفال شریک ہوئے افتتاحی تقریب مکرم سرکل انچارج صاحب گولگیرہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں معلمین کرام نے تقاریر کی۔ مقررہ نصاب کے مطابق معلمین نے کلاس لگائی۔ ۲۵ اپریل کو جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم ابوبکر صاحب معلم مکرم فضل الٰہی صاحب مکرم جعفر احمد صاحب اور خاکسار نے مختلف عناوین پر تقریر کی صدارتی خطاب کے بعد اجلاس ختم ہوا اختتامی تقریب ۹ مئی کو بعد نماز مغرب وعشاء منعقد ہوئی جس میں تلاوت ونظم کے بعد ۱۰ اطلباء نے تقریر کی بعدہ خاکسار نے ضروری امور بیان کئے۔ آخر میں صدر اجلاس سرکل انچارج گولگیرہ نے تعاون کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا دعا کے ساتھ یہ تربیتی کلاس اختتام پذیر ہوئی۔

(سلیمان خان انچارج احمدیہ تعلیم الاسلام سنٹر گولگیری)

ونگلہ پور میں تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ ونگلہ پور (ایسٹ گوداوری آندھرا) میں ۱۰ اپریل کو مکرم بابو صاحب کی صدارت میں تربیتی جلسہ ہوا جملہ معلمین اور اردگرد کے احمدی اور بعض غیر احمدی احباب شامل ہوئے۔ تلاوت ونظم کے بعد معلمین کرام نے تقریر کی۔ آخر پر مجلس سوال وجواب ہوئی جماعت احمدیہ ونگلہ پور نے حاضرین کے کھانے کا انتظام کیا۔

(محمد خیر اللہ سرکل انچارج)

پیغام

حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان

برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ ہماچل پردیس 2005 بمقام برنو ضلع اونہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیز خدام واطفال ہماچل پردیش السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ یہ اجتماع بہت بابرکت اور کامیاب فرمائے۔ میرا یہ پیغام ہے کہ چند سال قبل آپ احمدیہ جماعت میں شامل نہیں تھے اب جماعت میں شمولیت کے بعد آپ کے اندر پہلے سے نمایاں عملی اور ایمانی تبدیلی نظر آنی چاہئے پنجوقتہ نمازوں کا اہتمام کریں۔ اگر گاؤں میں مسجد نہیں ہے تو کسی دوست کے گھر میں پانچ نمازیں نہیں تو فجر مغرب عشاء کی نمازیں باجماعت پڑھا کریں مالی قربانی میں حصہ لیں اس کے نتیجہ میں آپ کے اموال میں بھی بہت برکت عطا ہوگی۔ اللہ آپ سب کے ساتھ ہو آپ کے ایمانوں میں ترقی عطا فرمائے اموال اور نفوس میں برکت دے آمین۔ (مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

وزیر کھاد حکومت ہند کی خدمت میں اسلامی لٹریچر کی پیشکش

مورخہ ۱۳ اگست کو جناب رام ولاس پاسوان وزیر کھاد حکومت ہند کی گیا شہر میں آمد کے موقعہ پر موصوف کو جماعت احمدیہ کا لٹریچر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تصنیف ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کا تحفہ پیش کیا گیا۔ انہوں نے بڑی ہی خندہ پیشانی سے قبول کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا اس موقعہ پر وقت کی رعایت سے مختصر طور پر خاکسار نے جماعت کا تعارف بھی کروایا۔ (سیف اللہ خان۔ معلم وقف جدید بیرون گیا)

جماعت احمدیہ گیا نے ایم ٹی اے سے جلسہ سالانہ یوکے پہلی بار مشاہدہ کیا

امسال اللہ کے فضل واحسان سے جماعت احمدیہ گیا کی تاریخ میں پہلی بار جلسہ سالانہ یوکے کی تمام کارروائی براہ راست دیکھی گئی اور غیر از جماعت افراد کو بھی اس موقعہ پر مدعو کیا گیا۔

جلسہ سالانہ یوکے کے پروگرام لائیو ایم ٹی اے پر دیکھنے کیلئے ہر طرح لائٹ کا انتظام کیا گیا تا کہ بجلی نہ رہنے کی صورت میں بھی استفادہ کیا جاسکے غیر از جماعت افراد کو بھی اس موقع پر مکرم ناصر احمد صاحب کے مکان پر جلسے کا پروگرام سننے کیلئے مدعو کیا گیا۔ افتتاحی تقریب میں مدعو احباب کیلئے عشائیہ کا بھی اہتمام کیا گیا ۱۳ غیر احمدی افراد اس موقع پر تشریف لائے اور سب بہت اچھا اثر لے کر گئے اور آئندہ بھی ایسے جلسوں میں شمولیت کا وعدہ کیا۔

(سیف اللہ خان معلم وقف جدید بیرون گیا)

جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے تحت جلسہ سیرۃ النبیؐ

مورخہ 30.8.05 کو بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ میں جلسہ سیرت النبیؐ محترم عبدالرحیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد مکرم سید سہیل احمد صاحب طاہر سیکرٹری مال، خاکسار سید انوار الدین احمد، مکرم شیخ مطلوب احمد صاحب اور مکرم میر کمال الدین صاحب نائب صدر نے سیرت آنحضرت ﷺ کے مختلف پہلو بیان کئے صدارتی خطاب کے بعد یہ جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ کثیر تعداد میں مرد وزن نے شرکت کی۔ (سید انوار الدین احمد سیکرٹری وقف نو سونگھڑہ)

کوبمی میں لجنہ اماء اللہ کے تحت جلسہ سیرۃ النبیؐ

لجنہ اماء اللہ کوبمی نے ۲۸ اگست ۲۰۰۵ کو بعد نماز عصر محترمہ سیدہ ساجدہ خاتون صاحبہ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا تلاوت عہد ونظم کے بعد سیدہ قرۃ العین، محترمہ نجیدہ سلطانہ صاحبہ۔ محترمہ وحیدہ خاتون اور خاکسارہ نے سیرت النبیؐ کے متعلق مضمون پڑھا اور کئی بہنوں نے نظم پڑھی۔ ۴۴ ممبرات نے جلسہ میں شرکت کی۔

(سیدہ رونق یاسمین سیکرٹری لجنہ کوبمی)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 19.7.05 کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے عزیز نومولود مکرم تاج الدین صاحب مرحوم آف ڈرے والی ضلع گورداسپور کا پوتا اور مکرم حنیف خان صاحب جماعت سہری ضلع پٹیالہ کا نواسہ ہے۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے بچے کا نام عبدالنور تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کی صحت وسلامتی درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالحق معلم جماعت احمدیہ برنٹہ ضلع مانسہ پنجاب)

مجلس خدام الاحمدیہ بینن کے سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ بینن کے دوران خدام الاحمدیہ کی نیشنل مجلس عاملہ سے میٹنگ میں صدر صاحب خدام الاحمدیہ کی میعاد مکمل ہو جانے کی وجہ سے انتخاب کروانے کا ارشاد فرمایا جس کی تعمیل میں مجلس عاملہ نے محترم خالد محمود شاہد صاحب سے مشورہ کر کے 25 دسمبر 2004ء کو دو روزہ اجتماع اور الیکشن برائے صدر کروانے کا فیصلہ کیا اور محترم شہود راجی صاحب کو ناظم اعلیٰ مقرر کر کے اگست سے اجتماع کی تیاریاں شروع کر دی گئیں۔ ناظم اعلیٰ نے انتظامیہ تشکیل دے کر گاہے بگاہے چھ سات اجلاس کئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام ناظمین نے بڑی محنت سے کام کیا۔

اجتماع کے موقع پر نمائش کا انتظام کیا گیا۔ نمائش پر تین طرح کے سٹال تھے۔ ایک جماعتی لٹریچر کا جس پر جماعتی کتب، رسائل، پمفلٹس اور مختلف چارٹس رکھے گئے تھے۔ دوسرا کمپیوٹر کا جس میں خانہ کعبہ، مسجد نبوی، مکہ، مدینہ، قادیان اور ربوہ کے مختلف مناظر، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام، خلفاء کرام، صحابہ حضرت مسیح موعودؑ، شہداء احمدیت، بینن میں جماعتی مساعی، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے دورہ بینن نیز اجتماع کے ہر سیشن کی متحرک تصاویر اجتماع کے دونوں دن دکھائی جاتی رہیں۔ جبکہ تیسرا سٹال طب کا تھا جس پر مختلف ادویات رکھی گئی تھیں۔

25 دسمبر 2004ء کو حسب پروگرام جب اجتماع شروع ہونا تھا تو اس سے ایک دن قبل بھی ایک اچھا منظر دیکھنے کو مل رہا تھا کہ مرکزی مشن ہاؤس پورٹونووو کے قریب جو اجتماع گاہ تھی اس کے پاس تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد ویگنیں آتیں اور پتہ لگتا کہ اب فلاں جماعت کے خدام آئے ہیں اور اب فلاں کے۔ ہر خادم لمبی اور تھکا دینے والی مسافت کے باوجود بھی اپنے اجتماع میں شمولیت کے لئے خوش وخرم نظر آتا تھا۔ اسی جوش جذبہ کے ساتھ بینن کی 54 جماعتوں سے 338 خدام واطفال اجتماع میں شامل ہوئے تھے۔

بینن کے گیارہ ڈیپارٹمنٹس (صوبے) ہیں اور بفضلہ تعالیٰ سبھی میں جماعت احمدیہ موجود ہے اجتماع کے موقع پر 9 ڈیپارٹمنٹس کی شمولیت ہوگئی تھی۔ جبکہ باقی دو سے ٹرانسپورٹ کے بروقت میسر نہ آنے کی وجہ سے خدام پہنچ نہ سکے۔

25 دسمبر کو حسب پروگرام محترم امیر صاحب نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ، مبلغین سلسلہ، عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ اور انتظامیہ اجتماع کی ہمراہی میں جب لوائے احمدیت اور لوائے بینن لہرایا تو خدام کے اظہار تشکر اور نعرہ ہائے تکبیر سے ماحول گونج اٹھا۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور پنڈال میں افتتاحی تقریب کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں تلاوت قرآن کریم کے بعد خدام کا عہد دہرایا گیا۔ پھر قصیدہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ یا عین فیض اللّٰہ والعرفان پڑھا گیا۔ بعدہٗ ناظم صاحب اعلیٰ اجتماع نے حاضرین کو پروگرام سے آگاہ کیا۔ صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے سامعین کو خوش آمدید کہتے ہوئے اجتماع کے ایام میں زیادہ سے زیادہ ذکر الٰہی کرتے رہنے کی تلقین کی۔ جس کے بعد محترم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب کیا

افتتاحی خطاب اور دعا کے بعد اطفال وخدام کے علمی مقابلہ جات شروع ہوئے جو تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہے۔ علمی مقابلہ جات، دوپہر کا کھانا اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد دو لوکل زبانوں (گون اور ڈینڈی) میں درج ذیل عناوین پر تقاریر ہوئیں۔

1۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کا مقصد اور تاریخ۔ مکرم رائی زکریا صاحب معلم۔ 2۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد مکرم عبدالحمید صاحب معلم۔

شام 4 بجے کے بعد تمام خدام واطفال کھیل کے میدان میں چلے گئے جہاں پر رسہ کشی، دوڑ اور فٹبال کے بڑے ہی دلچسپ اور منظم مقابلہ جات ہوئے۔ بعد از نماز مغرب وعشاء مکرم مجیب احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے اجتماع کی اہمیت کے عنوان پر تقریر کی جس کے بعد رات کا کھانا ہوا بعدہٗ محترم آصف محمود ڈار صاحب انچارج شعبہ ایم ٹی اے نے تمام حاضرین کو پروجیکٹر کے ذریعہ مذکورہ بالا پروگرام دکھایا۔ نیز مکرم امیر صاحب کے ساتھ تمام قائدین مجالس کی ایک تفصیلی میٹنگ ہوئی اس میں آپ نے قائدین کو دعا کرنے کو اپنا معمول بنانے، اپنے عہدوں کا پاس رکھنے اور رپورٹس بروقت پہنچانے کی تلقین کی۔

اجتماع کے دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جس میں 275 خدام واطفال نے شرکت کی۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن اور درس حدیث ہوا۔ ناشتہ اور تیاری پنڈال کے بعد حسب پروگرام صدر خدام الاحمدیہ کا الیکشن ہوا اور پھر اختتامی تقریب کی ابتداء تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوئی پھر صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے اپنی سالانہ رپورٹ پیش کی جس کے بعد محترم امیر صاحب نے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال میں انعامات تقسیم کئے اور خطاب سے نوازا۔ خطاب میں محترم امیر صاحب نے ہر خادم کو اسلامی قوانین وروایات کا احترام کرنے، تربیت اطفال پر توجہ دینے اور اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کو تعلیم کے نور سے منور کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ امیر صاحب نے یہ بھی کہا کہ حضور انور نے اپنے دورہ بینن کے دوران فرمایا تھا کہ کوئی بچہ اپنی مالی مجبوریوں کی وجہ سے تعلیم نہیں چھوڑے گا اس لئے اگر کوئی بچہ اپنی مالی مجبوریوں کی وجہ سے تعلیم چھوڑ رہا ہے تو اس کی فوراً اطلاع دی جائے تا کہ اس کے متعلق مناسب انتظام کیا جا سکے۔

امیر صاحب کی اختتامی تقریر کے بعد ناظم صاحب اعلیٰ نے اجتماع میں شامل ہونے والوں، انتظامیہ، مبلغین سلسلہ، ڈاکٹر حضرات، معلمین کرام، مہمانان کرام نیز لجنہ ٹیم کا شکریہ ادا کیا اور ان کے لئے دعا کی درخواست کی۔ بعد ازاں صدر مجلس مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی اور اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

❁❁❁❁❁❁

جماعت احمدیہ فجی کی ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات کا انعقاد

(رپورٹ: فضل اللہ طارق۔ مبلغ فجی)

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ جزائر فجی کی ذیلی تنظیموں، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور خدام الاحمدیہ کو مورخہ 25،26 مارچ 2005ء بروز جمعۃ المبارک وہفتہ بمقام مسجد رضوان، لٹوکا میں اپنا 30واں سالانہ اجتماع کامیابی کے ساتھ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جس میں ویتی لیوو، ونوالیوو، تاویونی اور اسی جزائر سے انصار، خدام، لجنہ، اطفال وناصرات بشمول نومبائعین نے بھرپور حصہ لیا۔

مورخہ 25 مارچ کو اجتماع کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ 10:00 بجے صبح محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ فجی مولانا نعیم احمد چیمہ صاحب نے لوائے احمدیت اور محترم ڈاکٹر علی بریو صاحب صدر انصار اللہ فجی نے فجی کا جھنڈا لہرایا۔ لجنہ اماء اللہ کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کے دوران مکرم امیر صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے خطاب لجنہ برموقع جلسہ سالانہ سوئٹزرلینڈ 2004ء کا خلاصہ پیش کیا۔ اس دوران مسجد رضوان میں انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کا مشترکہ افتتاحی پروگرام مکرم صدر صاحب انصار اللہ فجی کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد صدر انصار اللہ نے خطاب فرمایا۔ جس میں انہوں نے نماز باجماعت کی اہمیت اور اس کی برکات بیان فرمائیں۔ اور اس کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ فجی مکرم خواجہ محمد لطیف صاحب نے اجتماع کے مقاصد اور خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریوں پر تقریر کی اور محترم صدر صاحب انصار اللہ نے دعا کروائی۔ افتتاحی اجلاس کے بعد خدام واطفال کے علمی مقابلہ جات کا آغاز احمدیہ پرائمری سکول لٹوکا، جو کہ مسجد رضوان کے قریب ہی واقع ہے میں ہوا۔ ان مقابلہ جات میں حفظ قرآن، تلاوت قرآن کریم، نظم خوانی، حفظ نظم، اردو ریڈنگ، تقریر، فی البدیہہ تقاریر، پیغام رسانی کے علاوہ تمام خدام واطفال کا تحریری کوئز کا مقابلہ بھی شامل تھا۔ 12:00 بجے نماز جمعہ وعصر اور کھانے کا وقفہ ہوا اور 2:00 بجے دوپہر تا چار بجے تک ان مقابلہ جات کا دوبارہ سلسلہ جاری رہا، اس کے بعد پہلے دن ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے جو شام تک جاری رہے۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد تینوں مجالس کی مجالس شوریٰ کے اجلاس منعقد ہوئے، جس میں آئندہ سال کے لئے مجالس کے مالی بجٹ کے علاوہ مجالس سے آنے والی مختلف تجاویز پر سب کمیٹیاں بنائی گئیں اور افتتاحی اجلاس کے بعد سب کمیٹی ممبران نے مجوزہ تجاویز پر غور کیا اور اپنی سفارشات مرتب کیں جو دوسرے دن ہونے والی شوریٰ کے اجلاس میں نمائندگان مجالس کے اظہار رائے اور ان تجاویز کو آخری اور حتمی شکل میں منظور کئے جانے کے لئے رکھا گیا تا کہ بغرض منظوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کی جاسکیں۔

دوسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد ونماز فجر باجماعت سے ہوا جس کے بعد مکرم عبدالوہاب انڈرسن صاحب نے 23 مارچ کے حوالے سے آمد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر درس دیا۔ اس کے بعد مجالس شوریٰ کے اجلاس منعقد ہوئے اور 7:30 بجے صبح سے 11:30 تک ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے فوراً بعد اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم، نظم اور عہد دہرانے سے ہوا۔ اس کے بعد صدران انصار اللہ وخدام الاحمدیہ نے اپنی اپنی رپورٹیں پیش کیں۔ رپورٹوں کے بعد مکرم ومحترم امیر صاحب نے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والے انصار، خدام اور اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ آخر پر اختتامی خطاب فرمایا اور دعا کروائی اور اس طرح اجتماع بخیر وخوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔

سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والوں کی کل حاضری 250 رہی۔ جس میں 30 نومبائعین بھی شامل ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام شامل ہونے والوں کے ایمان اور اخلاص اور نفوس میں ترقی دے۔ آمین ❁❁❁

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دو نہایت ضروری ارشادات

تحریک جدید کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:

''ہر مہینہ میں ایک خطبہ جمعہ تمام احمدی جماعتوں میں میری جدید تحریک کے متعلق پڑھا جائے اور اس میں جماعت کو قربانیوں پر آمادہ کرتے ہوئے ان میں نیکی اور تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے'' (خطبہ جمعہ ۱۹ اپریل ۱۹۳۵)

اسی طرح احباب جماعت کو مخاطب کرتے حضورؓ نے فرمایا

''خدا تعالیٰ کے کام پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے۔ اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کسی جماعت سے یہ پوچھے گا کہ تمہارا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کیسا تھا۔ بلکہ وہ افراد سے پوچھے گا کہ تم کیسے تھے اگر کسی جگہ کا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری ست ہوگا اور اُن کی سستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا۔ بلکہ وہ کہے گا کہ تم میں سے ہر شخص پریذیڈنٹ اور سیکرٹری تھا اور تمہارا فرض تھا کہ جب کوئی پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سستی میں مبتلا تھا تو تم خود اس کی جگہ کام کرتے ... کسی جماعت کو اس بات پر مطمئن نہیں ہو جانا چاہئے کہ اس نے تحریک جدید میں حصہ لے لیا ہے بلکہ اُسے اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہئے جب تک کہ اس میں ساری جماعتیں حصہ نہ لے لیں''۔ (خطبہ جمعہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء)

تمام عہدیداران جماعت اور احباب جماعت سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے ان ارشادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جائزہ لیں کہ آپ کی جماعت میں کون کون سے دوست ہیں جو اس بابرکت الٰہی تحریک میں حصہ لینے سے ابھی تک محروم ہیں انہیں اس میں شامل کریں اور جلد از جلد اپنی جماعت کا تحریک جدید کا بجٹ دفتر کو ارسال کریں۔

(وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان)

تقریب شادی

مورخہ 12 6 05 کو خاکسار کے بیٹے مکرم بابو سرفراز احمد کا نکاح بالغ سات ہزار روپے حق مہر پر مسماۃ زاہدہ ناز بنت مکرم محمد صادق آف بدھانوں کے ساتھ مکرم محمد شفیع صاحب صدر جماعت پارکوے نے پڑھا رشتہ بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (بابو حسین محمد۔ جماعت احمدیہ دہری ریلوے)

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15711 میں محمد فرحت اللہ غوری ولد محمد نصرت اللہ غوری قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ ملے پلی ضلع حیدر آباد صوبہ اے پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11.2.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ-2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد — العبد محمد فرحت اللہ غوری — گواہ شد احمد عبد الحکیم

وصیت نمبر 15712 میں عبد الرحمٰن سی ولد حبیب الرحمٰن قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن چنا کلے روڈ ڈاکخانہ پینگاڈی آر ایس ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8.1.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ-/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ایم علی کنجو — العبد عبد الرحمٰن سی — گواہ شد قمر الدین سی ایچ

وصیت نمبر 15713 میں یومنیرہ زوجہ سی مبارک احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 63 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈالی ڈاکخانہ کوڈالی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.4.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی کڑے سات عدد 72 گرام قیمت 36000 روپے ہار طلائی ایک عدد 24 گرام قیمت 12 ہزار روپے۔ نکلس طلائی ایک عدد 16 گرام قیمت 8000 روپے بالیاں ایک جوڑی 8g.-/4000 انگوٹھی ایک عدد چار گرام قیمت 2000 روپے۔ میزان 124 گرام قیمت 62000 روپے۔ جملہ زیور 18 کیرٹ ہیں۔ حق مہر دو صد روپے وصول ہو چکا ہے اس کے عوض میں اراضی 22 سینٹ کمم میں ہے جسکی قیمت 250000 روپے ہے۔ نمبر s.no.56/2 ہے۔ میرا گذارہ از خورد ونوش ماہانہ 500-روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد — الامۃ یومنیرہ — گواہ شد سی مبارک احمد

وصیت نمبر 15714 میں یورسینہ زوجہ سی ابراہیم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈالی ڈاکخانہ کوڈالی ضلع کوڈالی صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.4.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ پانچ عدد طلائی کڑے 48 گرام تین عدد ہار طلائی 72 گرام۔ نکلس ایک عدد آٹھ گرام، دو عدد بالیاں دو گرام، انگوٹھی ایک عدد ایک گرام کل وزن 131 گرام قیمت 65500 روپے۔ حق مہر-/20000 وصول ہو چکا ہے جس کے زیور بنالئے ہیں جو کہ وصیت میں شامل ہیں۔ میرا گذارہ آمد از خورد ونوش ماہانہ-500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے

گواہ شد محمد انور احمد — الامۃ یورسینہ — گواہ شد پی وی بشیر الدین

وصیت نمبر 15715 میں سی مبارک احمد ولد شیخ عبد اللہ قوم احمدی مسلمان پیشہ فارغ عمر 77 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈالی ڈاکخانہ کوڈالی ضلع کوڈالی صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.4.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان معہ زمین ۹۰ سینٹ نمبر 13/358 قیمت اندازاً 10,00,000 روپے ہے۔ میرا گذارہ از خورد ونوش ماہانہ-/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد — العبد سی مبارک احمد — گواہ شد سی برکت اللہ

وصیت نمبر 15716 میں فضل احمد این ولد محی الدین این قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن اری پورم ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3.2.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ایم علی کنجو — العبد فضل احمد این — گواہ شد کے ایم ناصر احمد

وصیت نمبر 15717 میں بی طاہرہ زوجہ این کنجی احمد ماسٹر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 59 سال پیدائشی احمدی، ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی RS ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24.2.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ غیر منقولہ جائیداد فی الحال کوئی نہیں۔ منقولہ جائیداد زیور طلائی 21 کیرٹ ہیں۔ ہار ایک عدد وزن ۳۲ گرام قیمت 18000 روپے، کنگن دو عدد وزن ۴۴ گرام قیمت 24750 روپے۔ بالیاں ایک سیٹ چار گرام قیمت 2250 روپے۔ حق مہر زیورات میں شامل ہے کل قیمت 45000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ-/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد این کنجی احمد ماسٹر — الامۃ بی طاہرہ — گواہ شد ایم علی کنجو

وصیت نمبر 15718 میں قدسیہ سی زوجہ حبیب الرحمٰن قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.2.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زمین و مکان خسرہ نمبر 56/1، 50/12۔39 سینٹ موجودہ قیمت 15 لاکھ روپے ہے۔ اس میں صرف 1,50,000 میرا حصہ ہے۔ باقی بیٹے نے ادا کیا ہے رجسٹری میرے نام کی ہے۔ لہذا میرا حصہ 1,50,000 ہے منقولہ جائیداد زیور طلائی 21 کیرٹ ہے۔ کنگن چھ عدد وزن 75.720 گرام 43614 روپے۔ ہار و لاکٹ ایک عدد وزن 46 گرام 26496 روپے۔ نکلس دو عدد وزن 32 گرام 18432 روپے۔ بالیاں دو عدد وزن آٹھ گرام 4608 روپے۔ حق مہر زیورات میں شامل ہے۔ کل قیمت 243150 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ-/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد حبیب الرحمٰن — الامۃ قدسیہ سی — گواہ شد ایم علی کنجو

وصیت نمبر 15719 میں پی کے محمد شریف ولد پی اے احمد کوجی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال تاریخ بیعت 1986 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.4.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ-/2815 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد — العبد پی کے محمد شریف — گواہ شد ایم ابوبکر

وصیت نمبر 15665 میں پی ایم احمد حسن ولد محمد کنجو قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ عمر 60 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی، ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کالیکٹ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8.12.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ساڑھے پانچ سینٹ زمین پر مکان بنا ہوا ہے جسکی قیمت تقریباً 4 لاکھ روپے ہے۔ ۲۔ مشترکہ مکان اہلیہ کے ساتھ 14.3/4 سینٹ زمین پر بنا ہے۔ قیمت تقریباً ساڑھے تین لاکھ روپے۔ ۳۔ ماروتی کار ایک لاکھ ستر ہزار روپے۔ ۴۔ موٹر سائیکل -/10000۔ ۵۔ پنشن سے حاصل کردہ رقم 9 لاکھ روپے۔ میرا گذارہ آمد از پنشن ماہانہ-/5300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ایم کے امیچی کٹی — العبد پی ایم احمد حسن — گواہ شد کے ایم احمد

جلد نظام وصیت میں شامل ہوں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے الٰہی بشارتوں کے تحت 1905ء میں بابرکت روحانی نظام وصیت کی بنیاد رکھی۔ 2005ء میں اس نظام پر سو سال پورے ہو جائیں گے۔ خوش قسمت ہیں وہ افراد جو اسمیں شامل ہو چکے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہندوستان کے لیے دوران سال 1000 وصیتوں کا ٹارگٹ مقرر فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

"بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہماری نیکی کے معیار وہاں تک نہیں پہنچے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس معیاری شرائط کو پورا کر سکیں۔ تو وہ سن لیں کہ یہ نظام ایک ایسا انقلابی نظام ہے کہ اگر نیک نیتی سے اس میں شامل ہو اجائے اور شامل ہونے کے بعد جیسا کہ آپ نے فرمایا اپنے اندر بہتری کی کوشش بھی کی جائے تو اس نظام کی برکت سے روحانی تبدیلی جو کئی سالوں کی مسافت ہے وہ دنوں میں اور دنوں کی گھنٹوں میں طے ہو جائیگی۔ پس اپنی اصلاح کی خاطر بھی اس نظام میں احمدیوں کو شامل ہونا چاہئے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے جو دعائیں ہیں ان سے حصہ لینا چاہئے (خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2004) پس آج ہی اپنا جائزہ لیں دیر نہ کریں اور بابرکت روحانی نظام وصیت میں شامل ہو کر اپنے نفس کی اصلاح کریں کیونکہ وصیت اصلاح نفس کا زبردست ذریعہ ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان)

وبائی بیماریوں سے احتیاط اور بچاؤ کے طریق

ڈاکٹر طارق احمد ایم بی بی ایس انچارج احمدیہ ہسپتال قادیان

اللہ تعالیٰ کے قانون قدرت کے تحت زلزلہ، سیلاب، قحط، طوفان، سونامی وغیرہ جیسے قدرتی مصائب آئے دن خطہ زمین پر کہیں نہ کہیں آتے رہتے ہیں کبھی کبھار تو یہ الٰہی عذاب کی صورت بھی اختیار کر لیتے ہیں اور دانشمندی اسی میں ہے کہ انسان ایسے عذابوں سے جو بھاری تباہی و بربادی کا موجب بنتے ہیں عبرت حاصل کرے اور اللہ تعالیٰ جو ہمارا خالق و مالک ناصر و حافظ ہے اس کی طرف سچے دل سے رجوع کرنے اور توبہ و استغفار کرے تا کہ مولا کریم راضی ہو جائے اور رحم فرمائے۔

قدرتی مصائب آنے کے ساتھ بھاری تباہی و بربادی عام طور پر تو ہوتی ہی ہے لیکن بعد میں بھی اس کے اقتصادی، سماجی اور جسمانی بداثرات بڑے پیمانے پر نظر آتے ہیں مثلاً ابھی مہاراشٹر میں عموماً اور بمبئی میں خصوصاً اتنی بارش ہوئی کہ سارے ممبئی شہر کی حالت درہم برہم ہو گئی ۲۴ گھنٹے میں ۹۰۰ ملی میٹر سے زیادہ بارش ہوئی جس نے سو سال کا ریکارڈ توڑ دیا سینکڑوں لوگ مر گئے اور کروڑوں کا مالی نقصان ہوا لوگوں کی پریشانی کا کیا کہنا اور جب آخر کار بارش تھم گئی اور شہر سے پانی کم ہو گیا تو طرح طرح کی بیماریاں پھیل گئیں اور ہزاروں لوگ روزانہ ان کا شکار ہوتے رہے اور سینکڑوں لوگ مر گئے۔ بارش میں متواتر بھیگنے کی وجہ سے کھانسی، زکام اور خارش وغیرہ تو عام ہے مگر یہ کبھی کبھی نمونیا کی شکل بھی اختیار کر لیتا ہے۔ علاوہ ازیں درج ذیل بیماریاں عام ہو رہی ہیں Typhoid, Cholera, Hepatitis Leptospirosis Dengue, Malaria Diarrhoea, Gastroenteritis وغیرہ۔

انکی روک تھام اور بچاؤ کے تعلق سے کچھ معلومات قارئین بدر کیلئے تحریر ہیں۔ یہ بیماریاں الگ الگ قسم کے جراثیم یعنی Bacteria, Virus Spirochitts, Protozoa وغیرہ سے ہوتی ہیں اکثر بیماری کھانے پینے کے ذریعہ سے Ano.oral Route ہوتی ہیں اور پھیلتی بھی ہیں تاہم Leptospirosis کے جراثیم بدن میں زخم کے راستے سے بھی جسم میں داخل ہو سکتے ہیں اور ملیریا ڈینگو کے جراثیم مچھر کے ذریعہ جسم میں داخل ہو جاتے ہیں۔

احتیاط: اسلئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ ہر طرح کی صفائی کا بہت خیال رکھا جائے گذشتہ بارش میں ممبئی کے راستے اور مکانات پانی سے بھر گئے تھے اور ڈرین کے پانی سے مل گئے تھے اور لوگوں کو ان گندے پانیوں کے اندر سے گذرنا پڑتا تھا کئی دنوں تک یہ سلسلہ جاری رہا اسلئے ضروری ہے کہ اسطرح گندے پانی سے گذرنے کے بعد انسان فوراً صاف پانی اور صابن سے نہالے یا جسم کے اس حصہ کو دھولے جو گندے پانی میں سے گذرا ہو۔

صاف پانی پیئیں یا پھر پانی اچھی طرح ابال کر پیئیں جس سے جراثیم مکمل مر جاتے ہیں حتی المقدور گھر کا پکا ہوا کھانا کھایا جائے باہر ادھر ادھر سے نہ کھایا جائے گھر میں بنے ہوئے کھانے کو بھی ڈھانک کر رکھا جائے مکھی وغیرہ سے بچا کر رکھا جائے۔ کھانا تازہ کھایا جائے پیشاب پاخانہ وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ کو اچھی طرح صابن سے دھویا جائے گھر کے آس پاس جمع ہوئے پانی کے نکاس کی طرف توجہ دی جائے اور زیادہ دن تک جمع رہنے نہ دیا جائے۔ جمع شدہ پانی میں مچھر انڈے دیتے ہیں اور اسطرح مچھروں کی تعداد تیزی سے بڑھتی ہے جس سے ملیریا، فلیریا، ڈینگو وغیرہ جیسی بیماریاں پھیلتی ہیں جہاں فوری پانی کا نکاس ممکن نہ ہو وہاں پانی پر مٹی کا تیل چھڑک دیا جائے۔ اس سے مچھروں کے بچوں کو سانس لینے میں وقت پیدا ہوتی ہے اور عموماً وہ مر جاتے ہیں ڈی ڈی ٹی Gamaxine اور دیگر Pesticides کو مکان کے اندر اور باہر چھڑکنے سے بھی مچھر اور دیگر اس قسم کے کیڑے وغیرہ مر جاتے ہیں مگر ان چیزوں کے استعمال میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے ورنہ یہ انسان کو نقصان پہنچا سکتے ہیں ملیریا سے بچنے کیلئے ہفتہ بڑوں کیلئے دو گولی اور بچوں کیلئے ایک گولی Chloroquine کی چھ مہینوں تک جب تک ملیریا کا خطرہ ہو کھائی جا سکتی ہے گھر میں مچھر دانی اور جسم میں Odomos جیسے Repellant بھی لگائے جا سکتے ہیں جس سے مچھر سے بچاؤ ہو سکتا ہے Leptospirosis وغیرہ کئی بیماریوں سے بچنے کیلئے Duxycycline کی دو گولیاں ہر ہفتہ کھائی جاتی ہیں بہر حال ادویات تو ڈاکٹروں کی صلاح سے ہی کھانی چاہئیں الٹی، دست، ہیضہ وغیرہ میں دوائیوں کے علاوہ خاص کر ORS (Oral Retydration Salt) کثرت سے استعمال کرنا چاہئے ORS دستیاب نہ ہو تو ایک گلاس پانی میں ایک چائے کا چمچ چینی اور چٹکی بھر نمک ڈال کر شربت یا سکنجبین بنا کر بار بار پیتے رہنا چاہئے اس سے بدن کے پانی میں کمی نہیں ہوتی جہاں الٹیوں اور دست کا سلسلہ بند نہ ہو وہاں فوری ہسپتال میں داخل ہو جانا ضروری ہے ٹائیفائیڈ، یرقان، ہیضہ وغیرہ سے بچنے کیلئے آج کل احتیاطی ٹیکے بھی دستیاب ہیں جن سے انسان فائدہ اٹھا سکتا ہے خود بھی صاف ستھرے رہیں اور گھر اور ارد گرد کا علاقہ صاف ستھرا رکھیں تو بیماریوں سے کافی حد تک بچاؤ ہو جاتا ہے جیسا کہ اسلام کی تعلیم بھی ہے۔

معاشرے اور حکومت کے بھی اس تعلق سے بہت اہم فرائض ہیں راستے اور گلیاں صاف رکھنی چاہئیں ڈرین کی سہولت ہونی چاہئے اور ڈرین کی بار بار صفائی ہونی چاہئے تا کہ ڈرین میں کہیں رکاوٹ نہ پیدا ہو۔ ہوٹل چاہے بڑے ہوں یا چھوٹے ہوں راستے کنارے کھانا بنانے اور بیچنے والوں سے باقاعدہ میڈیکل ٹیسٹ ہونے چاہئیں تا کہ ان کو اس قسم کی بیماری نہ ہو جو دوسروں کو ان کے ذریعہ پھیل سکتی ہے تا کہ ان ہوٹلوں سے اور کھانا بنانے والوں سے مجبوراً کھانا لینے والے لوگ ان بیماریوں سے بچ سکیں۔ ☆☆☆

مریم شادی فنڈ کی مستقل نوعیت

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے غریب اور نادار احمدی بچیوں کی بوقت شادی اپنے گھروں کو باوقار طریق پر رخصتی کیلئے جماعتی سطح پر مستقل اور مناسب حال انتظام کے مدنظر "مریم شادی فنڈ" کے نام سے جاری فرمودہ اپنی آخری مبارک مالی تحریک کے ضمن میں اس دلی خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔

"امید ہے یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا"

(خطبہ جمعہ مورخہ 21 فروری 2003)

صاف ظاہر ہے کہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی یہ مبارک تحریک وقتی نہیں بلکہ مستقل نوعیت کی حامل ہے جسے دوسری مستقل طوعی تحریکات ہی کی طرح جماعت کی روز افزوں ضروریات کے مطابق بتدریج مضبوط بنانے کی ضرورت ہے تا حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کا منشاء گرامی ہر دور میں تمام و کمال پورا ہوتا رہے۔ مگر عملاً اس فنڈ میں گزشتہ سے پیوستہ سال 2003-04 کی وصولی مبلغ 6,39664 روپے کے بالمقابل گزشتہ سال یعنی 2004-05 میں ہونے والی وصولی مبلغ 1,66,558 روپے بتاتی ہے کہ شاید ہماری نظر سے اس مبارک تحریک کا یہ اہم پہلو اوجھل ہو گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زیر چٹھی دفتر وکالت مال لندن VM-4244/9.4.05 تمام امراء و صدر صاحبان جماعت کو یہ خصوصی ہدایت صادر فرمائی ہے کہ:۔

"مریم شادی فنڈ کی مد سے شادیوں کی امداد کیلئے بہت رقم خرچ ہو رہی ہے ایسے احباب جو استطاعت رکھتے ہوں انہیں تحریک کریں کہ اس مد میں ادائیگی کریں"

سو تعمیل ارشاد حضور پرنور میں نظارت ہذا جماعت کے تمام احباب و خواتین کی خدمت میں اس بابرکت مالی تحریک کی مخلصانہ اعانت کی مستقل ذمہ داری قبول کرتے ہوئے اس میں اپنا معقول اور گرانقدر سالانہ وعدہ پیش کرنے۔ اور ہر سال اس کی صدفی صد ادائیگی کرنے کی درخواست کرتی ہے۔ آپ کا یہ مستحسن اقدام انشاء اللہ ایک صدقہ جاریہ کا رنگ اختیار کر کے یقیناً آپ کے اپنے بچوں کے خوشگوار اور روشن مستقبل کا ضامن ہوگا۔

اللہ تعالیٰ آپکی اس نیکی کو بپایہ قبولیت جگہ عطا فرمائے اور اس کے نتیجہ میں آپ کو اپنے بے پایاں فضلوں رحمتوں اور برکتوں کا وارث کرے۔

ریلوے ریزرویشن برموقع جلسہ سالانہ قادیان 2005ء

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ جو احباب اس بابرکت جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہیں ان کی سہولت کیلئے نظامت ریزرویشن کیطرف سے حسب سابق امسال بھی واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر جلسہ سالانہ میں 30 نومبر 2005 تک ارسال کر دیں اور ساتھ ہی مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام مع تفصیل رقم بھجوا دیں۔ یاد رہے کہ اس وقت ریلوے ریزرویشن 60 دن پہلے کرانے کی سہولت موجود ہے۔

From .... to .... Date....................
Class....................Seat/ Berth....................
Train No....................Train Name....................
Male/Femail.................... Age....................

اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور یہ مبارک سفر ہر لحاظ سے آپکے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین۔

اکثر اسٹیشنوں پر بذریعہ کمپیوٹر واپسی ریزرویشن کی سہولت موجود ہے احباب اس سہولت سے ضرور استفادہ کریں۔ (افسر جلسہ سالانہ قادیان)

ولادت

خاکسار کے بیٹے مکرم ایم مقصود احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بتاریخ 31.5.05 پہلے بیٹے سے نوازا ہے نومولود کا نام سرور احمد ریحان رکھا گیا ہے۔ نومولود کی صحت و سلامتی، لمبی عمر صالح خادم دین بننے کیلئے درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

(ایم نثار احمد ابن ایم محمد عثمان احمد سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ سورب۔ کرناٹک)

سعودی عرب: تاریخ کے چند اوراق

ابن سعود (۱۹۰۲ سے ۱۹۵۳)

ابن سعود انیسویں صدی کے آخر میں اپنے والد کے ساتھ عرب کے ایک ساحلی شہر کویت میں جلاوطنی کی زندگی گزار رہے تھے۔ وہ بڑے باحوصلہ انسان تھے اور اس دھن میں رہتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح اپنے آباء واجداد کی کھوئی ہوئی حکومت دوبارہ حاصل کرلیں۔ آخر ۱۹۰۲ء میں جبکہ ان کی عمر ۳۰ سال تھی انہوں نے صرف پچیس ساتھیوں کی مدد سے نجد کے صدر مقام ریاض پر قبضہ کرلیا۔ اس کے بعد انہوں نے باقی نجد بھی فتح کرلیا ۱۹۱۳ء میں ابن سعود نے خلیج فارس کے ساحلی صوبہ الحساء پر جو عثمانی ترکوں کے زیر اثر تھا قبضہ کرلیا۔ اس کے بعد یورپ میں پہلی جنگ عظیم چھڑ گئی جس کے دوران ابن سعود نے برطانیہ سے دوستانہ تعلقات تو قائم رکھے لیکن ترکوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔

ابن سعود کا ایک بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے عرب کے خانہ بدوشوں کو بستیوں میں آباد کیا اور ان کو زراعت کی طرف مائل کیا۔ حکومت نے لوگوں کی اخلاقی تربیت کا بھی انتظام کیا اور یہ کام ایک رضاکار جماعت ''اخوان'' کے ذریعہ انجام دیا۔

ابن سعود کا ایک اور کارنامہ ملک میں امن وامان کا قیام ہے سعودی حکومت پہلے بدامنی میں دُور دُور تک مشہور تھا اور وہاں کے صحراؤں میں قافلے کے قافلے لوٹ لئے جاتے تھے۔ لٹیروں اور قزاقوں سے حاجی تک محفوظ نہیں تھے۔ لیکن ابن سعود نے مجرموں کو سخت سزائیں دے کر ایسا امن قائم کیا کہ قافلے لٹنا تو بڑی بات ہے ملک میں چوری اور قتل وغیرہ کے جرم بھی برائے نام رہ گئے۔ سعودی حکومت کا یہ اتنا بڑا کارنامہ ہے کہ جس کی مثال اس جدید دور میں بھی دنیا کے کسی ملک میں نہیں مل سکتی۔ چنانچہ ایک امریکی مصنف نے اپنی ایک کتاب ''عربوں کی بیداری'' کی میں لکھا ہے کہ ''سارے عرب میں قانون کا احترام کیا جاتا ہے اور یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ سعودی عرب میں امن عامہ کا معیار دنیا کے ہر ملک سے خواہ وہ ملک دنیا میں سب سے زیادہ مہذب ہی کیوں نہ ہو زیادہ ہے''۔

مورخین نے لکھا ہے کہ سرزمین عرب میں امن وامان قائم کرنے میں صرف دو شخصیتیں کامیاب ہوئیں۔ ایک حضرت عمرؓ اور دوسرے ابن سعود۔

شاہ سعود (۱۹۵۳ سے ۱۹۶۴)

ابن سعود کے بعد ان کے بڑے بیٹے شاہ سعود تخت پر بیٹھے۔ انہوں نے اپنے باپ کے شروع کئے ہوئے تعمیری کاموں کو جاری رکھا۔ ان کے زمانے میں پٹرول سے ہونے والی آمدنی اور زیادہ بڑھ گئی۔ اس لئے تعمیر وترقی کے کام کی رفتار بھی تیز ہوگئی مکہ میں ایک طاقت ور ریڈیو اسٹیشن قائم کیا گیا۔ مکہ و مدینہ اور دوسرے شہروں کے درمیان پختہ سڑکیں تعمیر کی گئیں۔ صنعتوں کی داغ بیل پڑی۔ دمام اور جدہ کی بندرگاہوں کو جدید طرز پر تعمیر کیا گیا۔

شاہ سعود کے عہد حکومت کا ایک بڑا کارنامہ مسجد نبوی ﷺ اور حرم کعبہ کی توسیع ہے۔ مسجد نبوی کی تعمیر پر پنی سو کروڑ روپے صرف ہوئے اور تعمیر کا کام 1955 میں مکمل ہوگیا۔ اب یہ مسجد فن تعمیر کا ایک شاہکار ہے۔ دنیا کی بہت بڑی اور خوبصورت مسجد بن گئی ہے جو پوری سنگ مرمر سے تعمیر کی گئی ہے۔ مسجد حرم یعنی خانہ کعبہ کی مسجد کی توسیع کا کام مسجد نبوی کی تکمیل کے فوراً بعد شروع کیا گیا تھا۔ شاہ سعود کے زمانہ میں تعلیم کو بھی تیزی سے فروغ حاصل ہوا۔ پہلے صرف مذہبی تعلیم کے مدرسے ہوتے تھے لیکن اب مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید تعلیم کی طرف بھی توجہ دی گئی۔ 1957 میں دارالحکومت ریاض میں عرب کی پہلی یونیورسٹی قائم کی گئی جس میں آرٹس، سائنس، طب، زراعت اور تجارت کے شعبے ہیں۔

شاہ فیصل (۱۹۶۴ سے ۱۹۷۵)

شاہ فیصل ۱۹۰۵ء میں پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ کا نام طرفہ تھا۔ شہزادہ فیصل شروع ہی سے سمجھدار اور باصلاحیت انسان تھے۔ سلطان ابن سعود کو ان پر بہت اعتماد تھا اور وہ سعو کے مقابلے میں فیصل کو ترجیح دیا کرتے تھے۔ فیصل نے نوجوانی میں ہی اہم کارنامہ انجام دینے شروع کردیئے تھے۔ حجاز انہوں نے ہی فتح کیا تھا۔ ۱۹۲۰ء میں انہیں حجاز کا گورنر مقرر کیا گیا ۱۹۳۴ء میں یمن کے خلاف جو کامیاب فوجی کارروائی کی گئی تھی وہ فیصل ہی کی سرکردگی میں کی گئی وہ یمن میں بندرگاہ حدیدہ تک پہنچ گئے تھے اور اگر ابن سعود جنگ بندی پر راضی نہ ہوتے تو فیصل آسانی سے باقی یمن بھی فتح کرلیتے۔

شاہ فیصل کے ۱۱ سالہ دور میں ترقی کے کام اس کثرت اور تیزی سے انجام دیئے گئے کہ سعودی عرب جو دنیا کے پسماندہ ترین ملکوں میں شمار ہوتا تھا اب دنیا کے خوشحال اور ترقی یافتہ ملکوں کی صف میں داخل ہوگیا۔ شہروں اور بندرگاہوں کی جدید طرز پر توسیع دی گئی۔ ہوائی اڈے تعمیر کئے گئے۔ ملک میں سڑکوں کا جال بچھایا گیا۔ حرم میں توسیع کی گئی اور حاجیوں کو مختلف سہولتیں فراہم کی گئیں۔ شاہی محلوں کو تعلیمی اور رفاہی اداروں کے سپرد کردیا گیا۔

شاہ فیصل نے خارجی معاملات میں بڑی دانشمندی او معتدل پالیسی اختیار کی۔ انہوں نے عرب ملکوں پر زور دیا کہ مسلمانوں کی بھلائی آپس میں لڑنے میں نہیں ہے بلکہ اتحاد میں ہے۔ اس پالیسی کے تحت شاہ فیصل نے کئی ملکوں کے اختلافات دور کئے اور مخالفوں سے سمجھوتے کئے۔ صدر ناصر نے جب سوئز کو قومی ملکیت میں لیا اور برطانیہ اور فرانس نے مصر پر حملہ کردیا تو فیصل نے جو سعودی وزیر خارجہ تھے مصر سے اختلافات کے باوجود مصر کی پہلے کی تائید کی اور برطانیہ اور فرانس کی مذمت کی تھی افسوس کہ شاہ فیصل زیادہ عرصہ تک تخت نشین نہ رہ سکے۔ ۲۵ مارچ ۱۹۷۵ء کو انہیں شاہی دربار میں گولی مار کر شہید کردیا گیا۔

شاہ خالد (۱۹۷۵ سے ۱۹۸۲)

شاہ فیصل کے انتقال کے بعد ان کے بھائی شاہ خالد بن عبدالعزیز جو ولی عہد بھی تھے ۱۹۷۵ء میں بادشاہ بنے۔ انہوں نے بڑی حد تک اپنے بڑے بھائی کی معاشی پالیسیوں پر ہی عمل کیا۔ ان کے عہد کی خاص بات مصر کے بائیکاٹ میں دیگر عرب ممالک کا ساتھ دینا ہے۔ کیمپ ڈیوڈ سمجھوتہ کی وجہ سے پوری عرب اور مسلم دنیا میں مصر کے خلاف غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی تھی۔ سعودی عرب نے اس موقع پر مسلم امت کے جذبات و احساسات کا احترام کرتے ہوئے مصر سے تعلقات توڑ لئے۔ شاہ خالد کے بعد شاہ فہد بن عبدالعزیز جن کا حال ہی میں انتقال ہوا ۱۳ جون ۱۹۸۲ء کو مملکت سعودی عرب کے بادشاہ ہوئے تھے۔

شاہ عبداللہ کا مختصر تعارف

سعودی عرب کے نئے شاہ عبداللہ نے مملکت کے امور ۱۹۹۵ میں شاہ فہد کے بیمار ہونے کے بعد سے سنبھالے ہوئے تھے شاہ عبداللہ سعودی عرب کے چھٹے بادشاہ اور مرحوم شاہ عبد العزیز کے اُن تیس بیٹوں میں سے ایک ہیں جو حیات ہیں۔ وہ ۱۹۲۴ء میں دارالحکومت ریاض میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم بھی وہیں حاصل کی۔ پہلی بار مکہ کے میئر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ ۱۹۶۳ء میں انہیں نائب وزیر دفاع اور نیشنل گارڈ کے کمانڈر کی حیثیت سے عہدے پر فائز کیا گیا۔ ۱۹۷۵ء میں شاہ خالد بن عبدالعزیز نے انہیں وزیر اعظم کا نائب دوئم مقرر کیا۔ ۱۹۸۲ء میں مرحوم شاہ فہد بن عبدالعزیز کی جانب سے حکومت کی باگ ڈور سنبھالنے پر شہزادہ عبدالعزیز کو ولی عہد بنادیا گیا۔ اسی روز جاری ہونے والے ایک شاہی حکم کے ذریعے ان کو وزیر اعظم کا نائب اول بھی بنادیا گیا۔

۱۹۹۵ء میں شاہ فہد کی بیماری کے بعد سے تمام اہم امور سلطنت کی انجام دہی انہیں کے سپرد تھی اصلاحاتی پالیسیوں کی وجہ سے شاہ عبداللہ کو سعودی عرب سمیت پوری دنیا میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے شاہ عبداللہ کی زندگی پر ان کے والد عبدالعزیز آل سعود کی شخصیت کا بڑا اثر رہا۔ وہ کئی مناصب پر فائز رہے مثال کے طور پر وہ سپریم اکنامک کونسل کے سربراہ پٹرول اور معدنیات سے متعلق امور کی سپریم کونسل کے نائب سربراہ جنرل کمیٹی برائے سرمایہ کاری کے صدر شہری خدمات کی کونسل کے نائب سربراہ اور کنگ عبدالعزیز سینٹر فا نیشنل ڈائیلاگ کے سربراہ بھی رہ چکے ہیں۔ عوامی فلاح اور انسانیت کی خدمت کے شعبے میں اعلیٰ خدمات کے حوالے سے شاہ عبداللہ کا اہم کردار رہا ہے۔ ان کی کوششوں سے سعودی عرب کے دیگر ممالک کے ساتھ تعلقات میں بہتری آئی۔ اس سلسلے میں متعدد کانفرنسوں کے حوالے سے انہوں نے سرکاری دورے بھی کئے۔ شاہ عبداللہ کو سعودی عرب کے عوام میں بڑی مقبولیت حاصل ہے۔

شاہ عبداللہ فلسطینی علاقوں پر اسرائیلی قبضے اور امریکہ کی طرف سے اسرائیل کی حمایت کے شدید مخالف ہیں۔ مارچ ۲۰۰۲ میں انہوں نے اپنے موقف سے دنیا کی توجہ حاصل کرلی کہ اسرائیل ۱۹۶۷ کی پوزیشن پر واپس چلا جائے تو عرب ممالک اسرائیل سے تعلقات بہتر کرنے کیلئے تیار ہیں۔ شاہ عبداللہ کی قیادت میں سعودی عرب نائن الیون کے حملوں کے بعد سے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں امریکہ کے اتحادی کے طور پر شامل ہے۔ شاہ عبداللہ کا کہنا ہے کہ خواتین کو مزید شعبوں میں آگے آکر کام کرنا چاہئے۔ اس موقف کا سعودی عرب کے روایت پسند حلقوں امریکہ مشرق وسطی اور افغانستان نے بھی خیر مقدم کیا ہے۔

شاہ عبداللہ اور امریکہ

شاہ عبداللہ امریکہ کو قریب سے جانتے ہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ اکتوبر ۱۹۷۶ء میں انہیں اُس وقت کے امریکی صدر جیرالڈ فورڈ سے ملاقات کیلئے واشنگٹن روانہ کیا گیا تھا اس کے بعد وہ اکتوبر ۱۹۸۷ء میں امریکہ کے لئے عازم سفر ہوئے اور اپنی سفارتی ملاقاتوں میں بالخصوص جارج ایچ ڈبلیو بش (اس وقت کے نائب صدر) سے ملاقات کی ستمبر ۱۹۹۸ء میں عبداللہ ایک بار پھر واشنگٹن تشریف لے گئے اور بل کلنٹن سے ملاقات کی جو اُس وقت صدر کے عہدے پر فائز تھے۔ اس کے بعد ۲۰۰۰ء میں وہ نیویارک گئے جہاں اُنہوں نے دوسرے ہزار یے کے جشن میں شرکت کی۔

دہشت گردی پر شاہ عبداللہ کے تاثرات

امریکہ پر حملے (۱۱ ستمبر) کی دوسری برسی کے موقع پر شاہ عبداللہ نے صدر امریکہ جارج بش کو لکھا تھا:۔

''وہ خالق کائنات جس نے ہم سب کو پیدا کیا ایسے سانحات کے ذریعہ اپنے بندوں کو آزماتا ہے۔ لیکن وہ اپنے رحم وکرم کے ذریعہ ہمیں عزم اور ارادے کی دولت بھی عطا کرتا ہے جو عقیدے سے پیدا ہوتی ہے اور جس کے توسط سے ایسے سانحات انسان کو کامیابی اور فلاح کی جانب لے جاتے ہیں دیگر الفاظ میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ ایسے سانحات انسانیت کی ترقی اور پیش رفت کیلئے قیمتی مواقع پیدا کرتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کے تعاون اور لیڈرشپ کے ذریعہ ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے ملبے سے ایک نئی دُنیا طلوع ہوگی ایسی دنیا جس میں آزادی امن خوشحالی اور ہم آہنگی کا بول بالا ہوگا''۔

(بحوالہ روزنامہ ''انقلاب'' ممبئی ۱۸ اگست ۲۰۰۵ء)

سعودی عرب ایک نظر میں

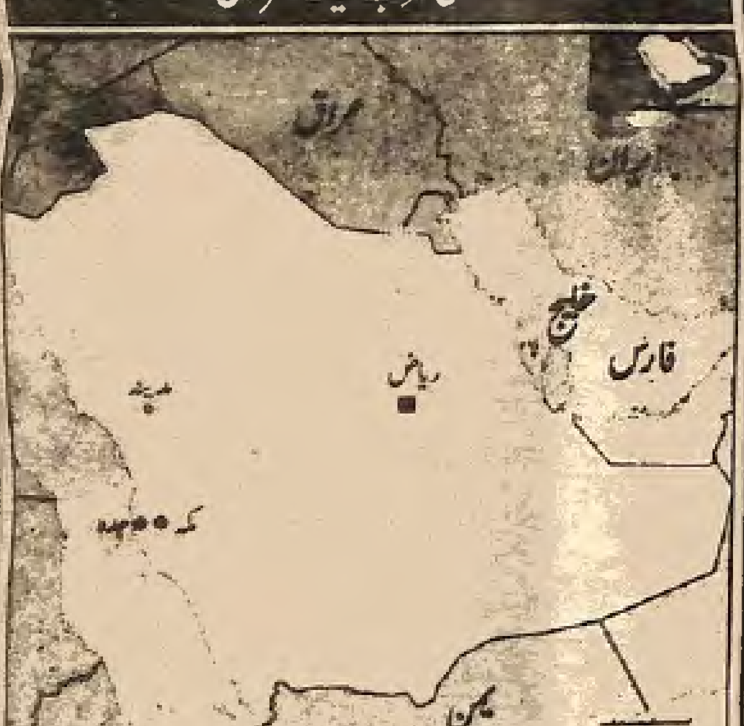

سعودی عرب اور اس کے حالیہ سلاطین

سلطان عبدالعزیز بن سعود سے اب تک

شاہ عبدالعزیز بن سعود ۱۹۰۲ سے ۱۹۵۳

شاہ سعود بن عبدالعزیز ۱۹۵۳ سے ۱۹۶۴

شاہ فیصل بن عبدالعزیز ۱۹۶۴ سے ۱۹۷۵

شاہ خالد بن عبدالعزیز ۱۹۷۵ سے ۱۹۸۲

شاہ فہد بن عبدالعزیز ۱۹۸۲ سے ۲۰۰۵

شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز ۲۰۰۵ میں تاجپوشی

سعودی عرب: چند اہم باتیں

آبادی: ۲ کروڑ ۵۷ لاکھ ۹۵ ہزار ۸ ۹۳/ افراد پر مشتمل

مجموعی رقبہ: ۱۹ لاکھ ۶۰ ہزار ۵۸۲ مربع کلومیٹر

حکومت: بادشاہت اور کونسل آف منسٹرس

دفاعی بجٹ: ۱۸،۴۰ بلین ڈالر (۲۰۰۳ کے اعداد وشمار)

بش اور بلیئر کے لئے عراق دلدل ہے

مشہور امریکی صحافی نوام چومسکی کے قلم سے (بحوالہ انقلاب ممبئی 21 اگست 05)

نوام چومسکی

جارج بش نے اپنے ۲۸ رجون کے ایک تقریر میں دعویٰ کیا تھا کہ عراق پر حملہ امریکہ کے ذریعہ چلائے جانے والے 'دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ' کی مہم کا ایک حصہ تھا۔ لیکن سچائی یہ ہے، جیسا کہ اندازہ لگایا جارہا تھا کہ اس حملے نے دہشت گردی کے خطرے میں اضافہ ہی کیا ہے اور حیرت انگیز طور پر اضافہ کیا ہے (کم از کم ۷ر اور ۲۱ر جولائی کے حادثات اس خیال کو تقویت تو بخشتے ہی ہیں)۔

ابتدا سے ہی نصف حقیقت، گمراہ کن معلومات اور خفیہ منصوبے عراق میں امریکی حملے کے جواز بنتے رہے ہیں۔ عراق کے خلاف جنگ میں جلد بازی سے متعلق حالیہ انکشافات عراق کی تباہی کا سبب تو بن ہی رہی ہیں بلکہ اس کی وجہ سے پوری دنیا میں خطرے کا ماحول پیدا ہو گیا ہے۔ کیونکہ آج کہیں کچھ بھی ہو رہا ہے، اسے عراق میں امریکی جارحیت کا جواز بنا کر پیش کیا جانے لگا ہے۔

۲۰۰۲ء میں امریکہ اور برطانیہ نے عراق پر حملے کا حق اس بنیاد پر حاصل کرنے کا دعویٰ کیا تھا کہ عراق 'خطرناک اسلحہ کی تیاری' کر رہا تھا۔ جیسا کہ جارج بش، ٹونی بلیئر اور ان کے حواریوں کی جانب سے بار بار وضاحت کی جارہی تھی کہ یہی 'اکلوتا سوال' تھا جس کی بنا پر بش نے عراق کے خلاف طاقت استعمال کرنے کی امریکی پارلیمنٹ سے اجازت حاصل کی تھی۔

حالانکہ اس 'اکلوتے سوال' کا جواب حملے کے کچھ ہی وقت بعد مل گیا تھا اور نہ چاہتے ہوئے اسے تسلیم بھی کر لیا گیا تھا کہ وہاں خطرناک تباہی کے کوئی ہتھیار نہیں تھے۔ لیکن ایک لمحے کی ہچکچاہٹ کے بغیر حکومت اور حکومت کی چہیتی میڈیا نے لڑائی کے نئے نئے بہانے اور جواز پیدا کر لیے۔

۲۰۰۴ء میں شائع اپنی کتاب 'بڑو ونکڈ' میں تمام دستاویزی شواہد و تفصیلی تجزیہ کے بعد قومی سلامتی و خفیہ محکمہ کے تجزیہ نگار جان بلاڈوس نے یہ نتیجہ برآمد کیا تھا کہ "امریکی خود کو حملہ آور کی شکل میں یکسر ناپسند نہیں کریں گے مگر عراق میں جو کچھ ہوا، وہ ڈھٹائی سے لبریز تھا۔"

"امریکہ کے ذریعہ دنیا کو یہ سمجھانے کی کوشش کہ عراق کے خلاف جنگ عالمی امن کے ناگزیر تھا (بش کی) اس کوشش کو پراڈوس نے حکومت کی بے ایمانی کی مثال قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس کے لیے امریکی حکومت کو سرِ عام لغو بیانی اور خفیہ معلومات میں بہت زیادہ توڑ مروڑ کرنی پڑی۔" لندن کے سنڈے ٹائمز میں یکم مئی کو شائع ڈاؤننگ اسٹریٹ میمو نے نئی نئی معلومات اور خفیہ دستاویزوں کے ساتھ جڑ کر فریب دہی کے اس ریکارڈ کو اور اونچا اٹھا دیا ہے۔ مذکورہ میمو بلیئر کی جنگ کابینہ کی ۲۳ر جولائی ۲۰۰۲ء کی میٹنگ کے بعد جاری ہوا تھا۔ اسی میٹنگ میں برطانیہ کی خارجہ خفیہ ایجنسی کے سالار سر رچرڈ ڈیئرلو نے اب 'ناپسندیدہ' ہو چکا یہ دعویٰ کیا تھا کہ عراق کے خلاف جنگ چھیڑنے کی پالیسی کے لیے "خفیہ معلومات اور ثبوتوں میں من چاہی تبدیلیاں کی جارہی ہیں۔" مذکورہ میمو میں برطانوی دفاعی سکریٹری جیوف ہون کا یہ بیان بھی نقل کیا تھا کہ "امریکہ نے پہلے ہی اس علاقے پر دباؤ ڈالنے کے لیے اپنی مہم کی شروعات کر دی تھی۔" اس میمو میں اس جانب بھی اشارہ کیا گیا تھا کہ "ایسا لگتا ہے کہ اس میں اتحادیوں کا وہ ہوائی مہم بھی ایک حصہ تھا جس کا واحد مقصد عراق کو اکسانا تھا تاکہ اس پر حملے کا کوئی ایک جواز پیدا ہو جائے اور اسے 'اصلی وجہ' قرار دے کر اپنے مقاصد کی تکمیل کی جائے۔" واضح رہے ہوائی فوج کے جہازوں نے مئی ۲۰۰۲ء میں ہی جنوبی عراق پر بم برسانے شروع کر دیے تھے۔ برطانوی حکومت کے اعداد و شمار کے مطابق ۱۰ر ٹن بم تو اسی روز گرائے گئے تھے۔ ایک خاص چنگاری اگست کے آخر میں چھوڑی گئی تھی جب کہ ستمبر میں کل ۵۴.۶ر ٹن بم چھوڑے گئے۔ اگر اسے یوں کہا جائے تو بھی درست ہوگا کہ بش اور بلیئر نے یہ لڑائی مارچ ۲۰۰۳ء میں شروع نہیں کی تھی بلکہ اگست ۲۰۰۲ء کے آخر میں ہی شروع کر دیا تھا، یعنی کہ امریکی پارلیمنٹ کے ذریعہ عراق کے خلاف لڑائی کی منظوری سے ۶ر ہفتے قبل ہی۔

جارج بش

ٹونی بلیئر

عراق پر حملے کے کچھ ہی عرصے بعد جبگنیو برزے زنسکی نے (جنہیں سینئر منصوبہ بندوں و تجزیہ نگاروں میں دیگر لوگوں کے مقابلے کافی اہمیت دی جاتی ہے) میگزین نیشنل انٹریسٹ میں لکھا تھا کہ "مشرق وسطی پر امریکہ کا کنٹرول، یوروپی و ایشیائی معیشت کے مقابلے جو اسی کی مانند اس علاقے سے توانائی (ذرائع) کے قبضہ پر منحصر ہے، وہ عراق پر قبضے کو اولیت دیتا ہے۔ اگر امریکہ عراق پر اپنا قبضہ بنائے رکھ پاتا ہے تو جہاں دنیا میں سب سے زیادہ تیل کے ذخائر ہیں اور وہ دنیا کے مخصوص توانائی کے درمیان ایسا کنٹرول بنا پاتا ہے تو اپنے حریفوں کے مقابلے اس کی طاقت میں مزید اضافہ ہوگا۔"

عراق پر امریکی و برطانوی کارروائی یہ ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں کہ فوری اقتدار اور معاشی حریفائی کے مقابلے نوع انسانی کے وجود بچائے رکھنے کے تقاضے کوئی اہمیت نہیں رکھتے۔ میں نہیں مانتا کہ یہ کوئی نیا رجحان ہے، بلکہ اس طرح کی کارروائیوں سے تاریخ کے صفحات بھرے پڑے ہیں، مگر ان کا حشر بھی ہمارے سامنے ہے۔

دار العلوم دیوبند کے فتووں پر سوالیہ نشان

گزشتہ چند ہفتوں سے دار العلوم دیوبند کے فتوے پورے ملک میں موضوع بحث بن چکے ہیں جن میں عمرانہ کیس عورتوں کے برقع کے بغیر ووٹ ڈالنے کا معاملہ شامل ہیں۔ دار العلوم دیوبند کی طرف سے دیئے گئے فتووں کے خلاف دیگر مسلک کے علماء نے فتوے دیکر ان فتووں پر اور بھی سوالیہ نشان کھڑے کر دیئے ہیں۔ ایسے فتووں کی وجہ سے ملک کے مسلمان پریشان ہیں کہ وہ ان میں سے کس پر عمل کریں۔ دیوبندیوں کا فتویٰ قابل عمل ہے یا اہل حدیث کا۔

معلوم ہوتا ہے کہ دار العلوم دیوبند نے بھی معاملے کی نزاکت کو محسوس کیا ہے اور دار الافتاء سے تعلق رکھنے والے اپنے مفتیوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ فتویٰ دینے سے پہلے معاملے کو افتاء کمیٹی میں پیش کریں اور پھر اس کے بعد ہی متعلقہ معاملے پر فتویٰ جاری کیا جائے۔

ممبئی سے شائع ہونے والے اخبار انقلاب نے اپنے 23 اگست کے شمارہ میں لکھا ہے کہ خواتین کے انتخابات میں حصہ لینے کے متعلق دار العلوم دیوبند کے فتوے کی چاروں طرف سے مذمت کے بعد مذکورہ ادارے نے اپنی شبیہ درست کرنے کی غرض سے فیصلہ کیا ہے کہ ایسے معاملات میں فتویٰ نہیں جاری کیا جائے گا جس کا تعلق سیاست سے ہو۔ اخبار کے مطابق دار العلوم دیوبند کے مہتمم مولانا مرغوب الرحمن نے اس مفتی کی بھی سرزنش کی جس نے مذکورہ فتویٰ جاری کیا تھا۔

اعلان نکاح

میرے بیٹے مکرم ناظر حسین انصاری کا نکاح محترمہ صبر نساء صاحبہ بنت مکرم رمضان انصاری صاحب ساکن ٹولہ گڑھ، پانڈے ٹولہ، ضلع بیتیا، صوبہ بہار کے ساتھ مورخہ 11.6.05 کو مکرم سید آفتاب احمد صاحب مبلغ سلسلہ بہار نے سات ہزار اکاون روپے حق مہر پر گڑھ میں پڑھا۔ رشتہ کے ہر دو خاندان کے لئے باعث برکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (قمر الہدیٰ انصاری، بانو چھپرا، بیتیا، بہار)

● مکرم شیخ جمیل احمد صاحب بھدرک اڑیسہ سے اپنی اور اپنے والدین کی صحت و سلامتی درازی عمر، کاروبار میں خیر و برکت، دینی و دنیاوی ترقیات، نیز اپنی بیٹی بجیلا جمیل کے روشن مستقبل کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 100 روپے۔ (مینجر)

ISLAM

THE SAUDI GAZETTE THURSDAY 9 JUNE 2005 15

DON'T DEEM OTHERS AS 'KAFIR': TANTAWI

By **Sobhi Mujahid**

CAIRO

NO Muslim has the right to accuse another of being Kafir (disbeliever), based on difference of Madhhab (religious school or sect), as long as fundamentals and pillars of Islam are respected and the difference is limited to manifestations of practicing religious rituals, Grand Imam of Al-Azhar has asserted.

"No body has the right to brand anyone as disbeliever unless they deny the fundamentals and pillars of Islam; that is believing in Allah, His angels, His Books and Messengers," Sheikh Mohamed Sayyid Tantawi said in a message to Prince Ghazi Bin Mohamed, the advisor of Jordan's King Abdallah II.

Tantawi

The message, a copy of which was obtained by IslamOnline on June 1, was written in response to a number of questions raised by Prince Ghazi on fatwas claiming followers of Islamic Madhhabs such as Abadiyyah, Zahiriyyah, Ja'afariyyah, Zaydeiyyah, Ashirites and Sufism are infidels

"Therefore, followers of these Islamic Madhhabs, which pronounce belief in Allah and in His angels, Books, Messengers and the Hereafter, can't be declared infidels," Tantawi added.

"Prophet Muhammad (peace be upon him) says the true Muslim is he who pronounces that there is no God but Allah and Muhammad is His Messenger, performs the prayers, pays the Zakah, observes the holy fasting month of Ramadan and makes pilgrimage if he is able to."

The Grand Imam explained that difference on how to perform rituals could not be grounds for deeming followers of minor Islamic Madhhabs as Kuffar (disbelievers).

"Consequently, they can't be classified as infidels as they pronounce there is no God but Allah and Muhammad is His Messenger and acknowledges the pillars of Islam."

Tackling aspects of some Islamic Madhhabs, Tantawi said the Ashiri religious school urges followers to obey the sayings and traditions of Prophet Muhammad (peace be upon him).

"The essence of Sufism also calls for praising Allah, asceticism, and getting closer to Allah by performing the good and avoiding the bad. Hence, it is not allowed to describe Sufis or Ashirites as disbelievers."

Qualifications

On qualifications required for Muslim scholars to become eligible to give fatwas (religious edicts), Tantawi said a Mufti must know the Noble Qur'an by heart, understand its meanings and must memorize sayings of Prophet Muhammad (peace be upon him).

"In addition he must be well-acquainted with the rulings of the Islamic Fiqh (jurisprudence) and what is halal (allowed) and haram (forbidden) a well as other issues of concern to the everyday affairs of the people."

Last May, a bunch of prominent Muslim scholars had called for overcoming differences among Islamic Madhhabs to stand up to the current challenges facing Muslims. – IOL.

کسی کو بھی کسی کلمہ گو کو کافر کہنے کا حق نہیں

امام اعظم شیخ محمد طیب طنطاوی ازہر یونیورسٹی مصر

کسی مسلمان کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے پر کفر کا الزام لگائے خواہ وہ کسی بھی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو جب تک کہ وہ اسلام کے بنیادی ارکان کی عزت کرتا ہے اور جبکہ فرق صرف تفصیلات میں ہو۔ یہ بات ازہر یونیورسٹی مصر کے امام اعظم نے کہی۔ انہوں نے کہا کہ کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ کسی کو کافر کہے جب تک کہ وہ اسلام کے بنیادی ارکان پر ایمان رکھتا ہو۔ اور وہ یہ ہیں اللہ پر ایمان لانا اس کے فرشتوں پر ایمان لانا۔ اس کی کتابوں پر ایمان لانا۔ اس کے رسولوں پر ایمان لانا اور بعث بعد الموت پر ایمان لانا۔

یہ بات شیخ محمد طیب طنطاوی امام اعظم الازہر یونیورسٹی نے اپنے اس پیغام میں کہی جو پیغام انہوں نے شاہ اردن عبد اللہ دوئم کے ایڈوائزر پرنس غازی بن محمد کو دیا۔ یہ پیغام اسلام آن لائن پر یکم جون کو دیا گیا۔ یہ پیغام پرنس غازی نے ان سوالات کے جوابات میں دیا گیا ہے جو کہ انہوں نے اسلامی فرقوں مثلاً اباضیہ۔ ظاہریہ۔ جعفریہ۔ زیدیہ۔ اشعریہ اور صوفی ازم کے کافر ہونے کے حوالے سے پوچھا ہے انہوں نے کہا کہ یہ فرقے چونکہ ارکان ایمان پر ایمان رکھتے ہیں لہذا انہیں کافر نہیں کہا جا سکتا نیز کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ سچا مسلمان وہ ہے جو کلمہ طیبہ پر ایمان رکھتا ہے۔ پنجگانہ نمازیں ادا کرتا ہے زکوۃ دیتا ہے اور رمضان کے مہینے میں روزے رکھتا ہے اور حج کرتا ہے۔ ان عبادات کی ادائیگی میں محض اختلاف کی بناء پر کسی بھی فرقے کو کافر نہیں کہا جا سکتا۔ بعض اسلامی فرقوں پر بات کرتے ہوئے طنطاوی نے کہا کہ اشعریہ فرقہ آنحضرت ﷺ کی احادیث پر عمل کی تاکید کرتا ہے جبکہ صوفی ازم اللہ کی تعریف کرنے اور نیک باتوں کے اپنانے اور بدی کے ترک کے ذریعہ اللہ کا قرب چاہتا ہے اسلئے کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ اشعریہ اور صوفی ازم پر کفر کا فتویٰ لگائے۔ (مرسلہ: مکرم مبارک احمد صاحب آف سرینگر، کشمیر)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol - 54 | Tuesday | 13 Sep 2005 | Issue No 37

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs/- 250
By Air : 20 Pound or 40 U.S $
: 30 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے لئے دعاؤں اور عبادات کا روحانی پروگرام

1۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھا جائے جس کے لئے ہر قصبہ، شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

2۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر فجر سے پہلے تک یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

3۔﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ. اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ. اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ. صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ﴾ (سورۃ الفاتحہ:1-7)۔ (روزانہ کم از کم سات مرتبہ پڑھیں)

(ترجمہ): اللہ کے نام کے ساتھ جو بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ بے انتہا رحم کرنے والا، بن مانگے دینے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ جزا سزا کے دن کا مالک ہے۔ تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستہ پر چلا ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تُو نے انعام کیا۔ جن پر غضب نہیں کیا گیا اور جو گمراہ نہیں ہوئے۔

4۔﴿رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ﴾ (البقرہ 251)

(ترجمہ) اے ہمارے رب! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

(روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

5۔﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً. اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ﴾

(آل عمران:9)

(ترجمہ): اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

6۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ.

(ترجمہ): اے اللہ! ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔ (روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھیں)

7۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

(ترجمہ): مَیں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا ربّ ہے ہر گناہ سے اور مَیں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔

(روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

8۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ۔

(ترجمہ): اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اور بہت عظمت والا ہے۔ اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

9۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ. اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(ترجمہ): اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رحمتیں بھیجیں۔ یقیناً تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے ابراہیم اور ان کی آل پر برکتیں بھیجیں۔ یقیناً تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ (روزانہ کم از کم 33 مرتبہ پڑھیں)

ضروری اعلان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام نیز دیگر جماعتی تصاویر کی اشاعت کے ضمن میں حسب ارشاد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ تمام جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کیلئے درج ذیل امور پیش نظر رکھنے کی ہدایت کی جاتی ہے احباب جماعت اس کی پابندی کریں۔ 1-رسالوں میں اگر تصویر دینی ہو تو Portrait کی شکل میں یعنی پورے صفحہ پر ایک ہی تصویر دینا مناسب ہوگا۔ نیز تصویر کو کسی صورت میں Touching سے بہتر نہیں کیا جانا چاہئے بلکہ وہی تصویر استعمال ہو جو ہر لحاظ سے Suitable ہو اور اس میں غیر ضروری کمپیوٹر وغیرہ کے ذریعہ کانٹ چھانٹ یا کلرنگ نہ کی گئی ہو۔ 2-جلسہ و اجتماع کے پروگراموں، چیریٹی واک یا دیگر پوسٹرز پر اشاعت کی صورت میں اجتماع وغیرہ کے بعد بہت سی تصاویر عام کچرا وغیرہ میں نظر آتی ہیں اور بہت تکلیف کا باعث بنتی ہیں۔ اس لئے آئندہ اس کے متعلق بھی نہایت احتیاط سے کام لیں۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

MUSLIM TELEVISION AHMADIYYA INTERNATIONAL

THE FIRST ISLAMIC DIGITAL SATELLITE CHANNEL

NOW ON ASIA SAT 3S FOR ASIA MIDDLE EAST AND FAR EAST

SATELLITE	: Asia sat 3S	POLARISATION	: Horizontal
POSITION	: 105.5° East	SYMBOL RATE	: 2600 Mbps
FREQUENCY	: 3760 Mhz	FEC	: 7/8
MIN DISH SIZE	: 1.8 Metre	VIDEO PID	: ------
E-mail	: info@mtaintl.com	MAIN AUDIO PID	: Auto

Broadcasting Round the Clock
Audio Frequency

French	: Auto	Arabic	: Auto
English	: Auto	Indonesian	: Auto
Urdu	: Auto	Bengali	: Auto

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس

آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ اب آپ کا پسندیدہ ٹی وی چینل مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔ ❀ اگر آپ اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا چاہتے ہیں ❀ اگر آپ موجودہ فحاشی سے بھرپور ٹی وی چینلوں سے تنگ آ چکے ہیں اور اپنے بچوں کی اخلاقی و روحانی پرورش کرنا چاہتے ہیں تو آپ ہمیشہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس ہی دیکھئے۔ اس میں امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ اور وقف نو بچوں کے ساتھ آپ کی علمی و روحانی کلاسز گلشن وقف نو اور بستان وقف نو کے نام سے نشر ہوتی ہیں جبکہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی مجالس عرفان اردو، انگریزی اور عربی میں اور آپ کی بیان فرمودہ تعلیم القرآن کلاسز کے اسباق باقاعدگی سے نشر ہو رہے ہیں۔ ❀ ان کے علاوہ زبانیں سکھانے، کمپیوٹر سائنس، سے متعلق دیگر معلومات سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔ ❀ جماعت احمدیہ کا عربی رسالہ التقویٰ لندن۔ ہفت روزہ بدر قادیان۔ البشریٰ کبابیر۔ الفضل انٹرنیشنل۔ روزنامہ الفضل ربوہ۔ اور جماعتی کتب اور دیگر معلومات جماعتی ویب سائٹ alislam.org پر دیکھ سکتے ہیں۔ ضروری پروگرام کی ویڈیو کیسٹ حاصل کرنے کیلئے نیچے لکھے پتہ پر رابطہ کریں۔

نوٹ: ایم ٹی اے کی جملہ نشریات کاپی رائٹ قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں۔ اس کے کسی بھی حصہ کی بلا اجازت اشاعت یا نشر خلاف قانون ہے۔

Post Box No. 12926, London Sw 18 4zn
Tel : 44-181 870 0922 Fax : 44-181 874 8344
website : http: www.alislam.org/mta

QADIAN
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516
Ph. 01872-220749, Fax. 01872-220105